سلسلہ اشاعت (۱۶)

بفیضِ روحانی: محبوب الاولیاء الحاج الشاہ محمد حمید الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شمس الاساتذہ حضرت علامہ الحاج الشاہ حافظ عبد الشکور مصباحی نوری صاحب قبلہ
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی سوانح پر معلوماتی دستاویز

بنام

حیات محدث جلیل

ترتیب

اسیر محبی ریحان رضا انجم مصباحی

ناشر

محبی اکیڈمی پوکھر ٹولہ لسفی مدھوبنی بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۶

بفیضِ روحانی : محبوب الاولیاء الحاج الشاہ محمد حمید الرحمن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سن ۲۰۰۱ء میں حضرت علامہ عبد الشکور صاحب مصباحی
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
سے لیے گئے انٹرویو کا مجموعہ بنام

حیاتِ محدثِ جلیل

ترتیب

اسیرِ محبی ریحان رضا انجم مصباحی

ناشر

محبی اکیڈمی

پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار

نام کتاب : حیاتِ محدث جلیل
ترتیب : اسیر محبّٰی مولانا ریحان رضا انجم مصباحی
اشاعت اوّل : بموقع عرس حافظ ملت مبارک پور ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۰۲۲ء
پروف ریڈنگ : مفتی محمد صدام حسین رضوی مصباحی جامعی، سیتامڑھی
محمد فصیح القمر غوثی مصباحی (ایم اے فارسی) MANUU حیدرآباد
کمپوزنگ : مولانا عالم گیر مصباحی گریڈیہہ (جھارکھنڈ)
محمد رضا چشتی رحمانی (پوکھرٹولہ)
صفحات : 87 تعداد: ۱۱۰۰
ناشر : محبّٰی اکیڈمی، پوکھرٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار
muhibbaacademy@gmail.com
باہتمام : انجمن نور اسلام (رجسٹرڈ) پوکھرٹولہ، بسفی، مدھوبنی (بہار)
anjumannoorislam@gmail.com

Published By:
Muhibba Academy
Pokhartola (Bisfi) **Post:**Bherwa **Via:** Kamtaul **Dist:** Madhubani **Pin:** 847304 Bihar India
Mob: 9430866584/9113426815
E-mail: muhibbaacademy@gmail.com

بانیہ حسنین

ولادت: ۴ / جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ مطابق 29 / نومبر 2022ء

کی ولادت کی خوشی پر **"حیات محدث جلیل"** کتاب کی اشاعت سے ہم اہل خانہ بے حد خوش ہیں۔ اللہ کریم عظیم عالم ربانی و محدث جلیل مد ظلہ العالی کے طفیل بچی کو خوش نصیب اور نیک فال بنائے۔ آمین بجاہ سید طہٰ و یسین ﷺ ۔

(انجینئر) محمد حسنین و (گریجویٹ) محمد حسن

فرزندان: ڈاکٹر الحاق احمد، پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی (بہار)

فہرست

انتساب

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے گلستان علم ادب کے ہراس پھول کے نام جن کی علمی فکری اور قائدانہ صلاحیت سے ملک وبیرون ملک اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خوب خوب ترویج واشاعت ہوئی اور ہورہی ہے۔

جو ابر یہاں سے اٹھا ہے
سارے جہاں پر برسا ہے
جو ابر یہاں سے اٹھے گا
سارے جہاں پر برسے گا

تشنہ کرم
اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی
فراغت جامعہ اشرفیہ : 2001ء

بابـــــ اول

تأثرات و تقدیم

- مفتی بدر عالم مصباحی
- مولانا فاروق احمد مصباحی
- مولانا قمر الزماں مصباحی
- مولانا انوار رضا منانی مصباحی
- ڈاکٹر ارشاد عالم مصباحی (ساحل)

تقریظ جلیل

بدر الفقہا حضرت علامہ مفتی بدر عالم مصباحی زید مجدہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں احسان سناشی کا ایک خوب صورت طریقہ یہ ہے کہ اپنے محسن کو یاد رکھا جائے، اور اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں ۔ ماں باپ کے بعد حیات دنیوی میں نکھار پیدا کرنے لیے ایک مخلص استاذ کا اہم رول ہوتا ہے۔ یہ بھی سچائی ہے کہ ایک نیک استاذ اپنے شاگرد کی اخروی زندگی کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتا۔مربی ومحسن، نیک وصالح اور مخلص استاذ کو اس کی حیات ظاہری ہی میں خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان کے نام کسی جلسے کو معنون کرکے اس کے فضائل ومناقب ، اس کی دینی ملی خدمات ، تلامیذ کی تعلیم وتربیت میں اس کی جد جہد کو بیان کیا جائے؛ تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے اس کوآئیڈیل بنانے کاایک پیغام دیا جا سکے ۔ اسی نیک مقصد کے لیے عزیز گرامی مولانا ریحان رضا انجم مصباحی نے طالبان علوم نبویہ بالخصوص مصباحی برادران کے لیے ”حیات محدث جلیل“ نامی ایک کتاب ترتیب دے کر ایک تحفہ پیش کرنے کا قابل ستائش کام کیا ہے۔ جس میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڈھ یوپی انڈیا کے قدیم استاذ و شیخ الحدیث علامہ عبد الشکور دام ظلہ العالی کے حالات وکوائف جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت والا تبار علامہ عبد الشکور عزیزی مصباحی صاحب قبلہ نام ونمود اور قلمی و لسانی دونوں طرح کی نمائش ریا کاری سے کوسوں دور ، علمی نخوت وغرور سے بھی دور ونفور، سادہ زندگی گزارنے میں اپنی مثال آپ ہیں ۔ اللہ کریم نے انھیں فضل وتقوی کی دولت کے ساتھ ساتھ علمی کمالات سے بھی نوازا، لیکن کبھی بھی انہوں نے اپنی علمی سطوت، اپنے ورع وتقوی کی طلبہ یا عوام پر دھونس نہیں جمایا، اور نہ ہی اپنے علمی کمالات کے

ذریعہ انہیں ارباب دولت واصحاب اقتدار اور تاریخ عالم میں زندہ بنے رہنے کا شوق پیدا ہوا۔ انہیں صرف اور صرف اپنے رب اکبر کی رضا پر زندگی گزارنے کا ہی شوق رہا۔ اور یہ نایاب یا کم یاب شوق دراصل انہوں نے اپنے استاذ گرامی عارف باللہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے اخذ کیا ہے ۔ یہی وجہ رہی کہ آپ اپنے مربی ومحسن استاذ کی نگاہ میں ہمیشہ محبوب رہے۔ اور حضور حافظ ملت سے ان کے حسن عقیدت کا عالم یہ رہا کہ آج تک اپنے کو بلکہ اپنے پورے خانوادہ کو جامعہ اشرفیہ کا وفا شعار ، خانوادۂ حافظ ملت کا اسیر بنائے رکھا ہے

یہاں پر مولانا انجم مصباحی کی نیک نیتی کو بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ انہوں نےایسے عالم ربانی کے حالات زندگی جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے ۔ جس سے دنیاوی طور پر بظاہر کسی منفعت کی امید نہیں ۔ صرف نفع آخرت کی ہی توقع ہے ۔ اللہ کریم انجم مصباحی کو سعادت دارین کی برکات سے نوازے۔

صدرالمدرسین دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم
مبارک پور اعظم گڈھ یوپی انڈیا
۱۳ دسمبر ۲۰۲۲ء

تقریظ جمیل

شیخ العلما خلیفۂ محبوب الاولیا حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد فاروق احمد مصباحی رحمانی قبلہ

عالم نبیل محدث جلیل استاذی الکریم حضرت علامہ الحاج عبد الشکور صاحب قبلہ مدظلہ العالی سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور عالم اسلام کی عبقری شخصیات میں سے ایک ہیں۔

حسن اتفاق جب میں 1982ء میں الجامعۃ الاشرفیہ پہنچا تو درجہ رابعہ کا ٹیسٹ حضرت نے لیا اور کامیاب قرار دیا۔ جب تک اشرفیہ میں رہا تسلسل کے ساتھ حضرت سے اکتساب علم کا موقع ملتا رہا، دوران طالب علمی حضرت کی خصوصی شفقتیں، عنایتیں حاصل رہیں، حضرت کی شفقت کا یہ عالم تھا جب کبھی میں بیمار پڑتا آپ خود عیادت کے لیے تشریف لاتے اور دعاؤں سے نوازتے۔

1987ء میں جب جامعہ اشرفیہ سے فراغت کے بعد، میں مدرسہ قادریہ سلیمیہ چاندپورہ چھپرہ میں دینی خدمات پر مامور ہوا تو عرس عزیزی کے موقع پر حضرت سے ملاقات ہوئی آپ نے دریافت فرمایا ابھی کہاں خدمت انجام دے رہے ہیں ؟ میں نے عرض کیا حضور ضلع چھپرہ کے ایک مدرسہ میں خدمات انجام دے رہا ہوں مگر ابتدائی مدرسہ ہے۔ حضرت نے فرمایا مایوس مت ہوئیے! جامعہ اور دار العلوم میں پڑھانا کمال نہیں بلکہ حافظ ملت کے مشن پر چلتے ہوئے مکتب کو مدرسہ، مدرسہ کو دار العلوم اور دار العلوم کو جامعہ بنانا یہ کمال ہے۔

پھر دو مرتبہ چھپرہ آپ میرے مدرسہ میں تشریف لاکر اپنے قلبی تاثر کا اظہار بھی فرمایا۔ اس تاثر کو عزیزم ریحان رضا انجم نے اس کتاب کے آخر میں شامل کرلیا ہے

ایک مرتبہ آپ آنکھ کے علاج کے سلسلے میں دور کسی ڈاکٹر کے پاس جانے کا ارادہ رکھتے تھے میرے مشورے پر آپ ضلع مئو کے ڈاکٹر آر پی سنگھ کے پاس گئے اس

نے ایسا علاج کیا کہ آپ بآسانی کتاب کا حاشیہ وغیرہ بغیر چشمہ کے پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس موقع پر آپ نے مجھے بہت دعاؤں سے نوازا۔

2002ء/میں میرے آبائی گاؤں کے جلسہ "صبح طیبہ کانفرنس" میں آپ تشریف لائے اور میرے غریب خانہ پر بھی قدم رنجہ فرمایا اس موقع پر علامہ قمر عالم مصباحی شیخ الحدیث جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ بھی تشریف لائے تھے آپ نے کہا اب پتہ چل گیا آپ مولانا فاروق صاحب سے زیادہ محبت فرماتے ہیں تبھی تو ان کے گھر تشریف لائے۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا اب میں آپ کے یہاں بھی آؤں گا اور پھر علامہ قمر عالم صاحب کی بیٹی کا نکاح پڑھانے آپ تشریف لے گئے۔

2012ء/میں جب مجھے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی، اسی سال حضرت بھی حج پر تشریف لے گئے تھے۔ مکہ شریف میں حضرت سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ حضرت خوش ہوکر فرمانے لگے مولانا فاروق یہی حج کرنے کی عمر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا اچھا موقع آپ کو عطا فرمایا ہے۔

آپ اپنے شاگردوں پر بڑے شفیق و مہربان اور ہر ایک سے محبت کرنے والے ہیں۔ ہر شاگرد کو یہ احساس ہوتا کہ حضرت سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت حضرت کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ چرخ اہل سنت پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

زیر نگاہ کتاب "حیات محدث جلیل" کو پاکر بہت خوشی حاصل ہورہی ہے کہ آپ کی حیات میں مختصر سہی لیکن جامع کتاب آرہی ہے حیات محدث جلیل کتاب کی اشاعت پر عزیز گرامی قدر مولانا ریحان رضا انجم مصباحی۔ قابل مبارک ہیں

اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

صدر مدرس مدرسہ قادریہ سلیمیہ چاندپورہ چھپرہ بہار

حدیث دل

حضرت مولانا محمد قمرالزماں مصباحی

استاذالعلماء والمحدثین، فقیہ وقت، عالم ربانی حضرت علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ گیاوی مدظلہ العالی کی علمی شخصیت علماء اور مشائخ اہل سنت کے درمیان محتاج تعارف نہیں، ہندونیپال کی ہر چھوٹی بڑی درسگاہ و خانقاہ میں آپ کے تلامذہ اور فیض یافتہ موجود ہیں اور سات سمندر پار بھی آپ کے شاگردوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ آپ کا وجود گرامی علم، عمل، اخلاص، للّٰہیت، تقویٰ، طہارت، خداترسی اور اپنے بزرگوں کے علمی و عملی وراثتوں کا سچا امین ہے۔ ۴۷ سالہ دور تدریس میں کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ حضرت درسگاہ میں کبھی تاخیر سے پہنچے ہوں۔ جاڑا، گرمی، برسات ہر موسم میں سلام سے پہلے جامعہ تشریف لے آتے، گاڑی سے آنے والے دیر سے پہنچتے اور آپ روزانہ قصبہ سے پاپیادہ چل کر آتے مگر وقت سے پہلے اپنی حاضری درج کراتے یہ آپ کی دیانت اور خوف الٰہی کی زندہ مثال ہے۔ آج کے اس دور انحطاط میں بڑے بڑے صاحبان جبہ و دستار کو دیکھا گیا جو اپنے منصب کے ساتھ انصاف نہیں کرپاتے مگر گوشۂ گمنامی میں بیٹھ کر ملک کی عظیم درسگاہ الجامعتہ الاشرفیہ کی مسند تدریس پر جلوہ بار ہوکر علوم دینیہ اور شریعت مصطفویہ کی خدمت کرنے والے اس مرد قلندر نے اپنے کردار کی طہارت سے یہ درس دیا کہ خدا اور رسول کی اطاعت شعاری کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو اپنے وقتوں پر نبھانے کا نام اصل تقوی ہے اور آپ جب تک تدریس سے جڑے رہے اس عظمت کردار کو داغدار نہیں ہونے دیا تملق، چاپلوسی، گروہی عصبیت اور منصبی اختلافات سے اوپر اٹھ کر انھوں نے اپنا ایک نصب العین مقرر کیا اور وہ علم دین مصطفی کی اشاعت، مسلک رضا کا فروغ اور بس۔

آپ کے اندر زرف نگاہی، تدریسی بصیرت، رنگ معرفت، فنی مہارت، استقامت علی الشریعت، دینی حمیت، عالمانہ کروفر، اصاغر نوازی، سہل پسندی، سادہ لباسی، سادہ مزاجی، سادہ لوحی، کم گوئی، خوش اخلاقی، بلند نگاہی اور شخصیت کا وہ سارا جوہر وافر مقدار میں موجود ہے جو ایک اچھے اور سچے استاد کی زندگی کے اہم عناصر ہوا کرتے ہیں۔

آپ جب درسگاہ میں جلوہ بار ہوتے تو وجود کے ہر رخ سے علم کا جاہ وجلال نمایاں ہوتا مگر طلبہ پر رعب طاری کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کی تشنہ روحوں کو سیراب کرنے کے لیے، آپ کی درسگاہ عظمت کا کمال یہ ہے کہ غبی سے غبی طالب علم بھی مایوسیوں کا شکار نہیں ہوتا مسئلہ چاہے جس قدر ادق، پیچیدہ اور دشوار ہوتا بڑی آسانی سے ذہن میں اتار دیتے اور طالب علم کہیں کسی گوشے سے تشنگی کا احساس نہیں کرتا چوں کہ آپ تدریس کے سارے محاسن اور حقیقی حُسن سے پوری طرح واقف ہیں۔ آپ کی درسگاہ میں نہ کسی طرح کا شورو ہنگامہ ہوتا اور نہ ہی کسی طرح کی کوئی کلبلاہٹ، نہایت واضح لفظوں، لطیف اشاروں، سنجیدہ لہجوں اور علمی لطافتوں کے ساتھ اپنی ہر بات طلبہ کے ادراک وفہم کے اعتبار سے سمجھانے کا ہنر رکھتے ہیں، نہ جملوں میں ثقالت ہوتی، نہ الفاظ کے زیرو بم ہوتے، نہ کلام میں شدت ودرشتگی ہوتی اور نہ ہی لہجے میں کرختگی بلکہ دبے انداز میں عبارت تو عبارت، حاشیہ اور بین السطور بھی سمجھا دیتے، نہایت خوبصورتی، شائستگی، صفائی اور قادرالکلامی کے ساتھ نفس مسئلہ کو ذہن میں اتارنے کا فن کوئی آپ سے سیکھے۔

ظاہر ہے کہ آپ نے عالم کبیر، فاضل اجل حضرت علامہ مولانا خادم رسول گیاوی، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت مرادآبادی اور عالم حقانی حضرت علامہ عبد الرؤف بلیاوی قدست اسرارھم کے گلستانِ علم وکمال سے گل چینی کی ہے تو اس ہنر اور خوبی کی یکجائی لازمی شے ہے۔

آپ نے جس خموشی اور رازداری کے ساتھ علوم عقلیہ اور نقلیہ کو فروغ دیا وہ تاریخ کا نہایت زریں باب ہے اور اسی خدمت قرآن و حدیث کی سرمستی، کیف و سرور اور سرشاری میں پوری زندگی گزار دی، شہرت و ناموری سے دور بہت دور رہ کر پورے اخلاص کے ساتھ حضرت رازی و غزالی کی حکمتیں اور حضرت امام بخاری و مسلم کے درس حدیث کی لذتیں طالبان علوم نبویہ کے درمیان بانٹتے رہے مگر افسوس کہ اس بلند و بالا شخصیت پر اب تک کسی نے ایک صفحہ تک نہیں لکھا، اس قدر عالمانہ وقار کا مالک، اپنے بزرگوں کی یادگار، اپنے اسلاف کے مسلک احسان و سلوک کا نمائندہ، اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملّت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کے افکار کا پرجوش مبلغ اور جنید وقت، شبیہ غوث اعظم سیدی سرکار آل رحمن محی الدین جیلانی محمد مصطفیٰ رضا قادری حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا مرید باوفا، حضرت حافظ ملت کی مسند علمی کی زینت اور حضرت علامہ اجل حضرت عبدالرؤف علیہما الرحمہ کے درسی نکات کی آبرو جن کی شخصیت کی پاکیزگی، نگاہوں کے تقدس، مزاج کی سادگی، دیانت کا حسن اور تقوی کی بہار کو دیکھنے کے بعد حضرت ڈاکٹر سید طلحہ رضوی برق پٹنہ کے یہ اشعار یاد آتے ہیں۔

قفس میں زخم جگر پھول سے نظر آئے
کہیں قریب سے شاید بہار گزری ہے
صبا کو رشک ہے ان پر کہ زندگی جن کی
حضور دامن خوشبوئے یار گزری ہے

جن کی زندگی نسیم سحر کی طرف مشکبار، گلشن و گلزار کی طرح لالہ زار، موج دریا کی طرح گرجدار اور علم و فضل کا بحر ذخار ہے مگر استاذ العلما حضرت علامہ شبنم کمالی پوکھریروی کی زبان میں یہ

کہیں کہ

ہوتی ہے زندگی میں کہاں آدمی کی قدر
مرنے کے بعد نام کا جلسہ کریں گے لوگ

ہزاروں کی تعداد میں ان کے تلامذہ کا سلسلۂ نور ملک اور بیرون ملک کی وسعتوں میں پھیلا ہوا ہے ہر شاگرد صرف ایک ایک صفحہ حضرت پر لکھ دے تو ہزاروں صفحات پر مشتمل عظیم سوانحی دستاویز تیار ہوسکتا ہے جو نئی نسلوں کے لیے چراغِ شام بھی ثابت ہوتا اور نشانِ منزل بھی

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
تمھارے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

خدا بھلا کرے نواسۂ حضور محبوب الاولیا حضرت مولانا ریحان رضا انجم مصباحی کا جنہوں نے مختصر ہی سہی مگر ایک طرح توڈال دی اور حضرت محدث جلیل صاحب قبلہ دام ظلہ کی شخصیت پر چند ورقی کتابچہ اس سال عرس حافظ ملت کے موقع سے شائع کر کے اہل ذوق کے خوان مطالعہ پر سجانے کی سعی محمود کی، اللہ کریم شرف قبولیت سے نوازے اور ہم خوشہ چینوں کو بھی ان کے حوالے سے کچھ کر گزرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ڈائریکٹر ادارہ لوح وقلم، مظفر پور، بہار

17/جمادی الاول 1444ھ

13/دسمبر 2022ء

تاثر

گل گلزار مجی پیرطریقت حضرت علامہ انواررضامنانی مصباحی پوکھریروی

صالحین کے ذکر سے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے بس اس ایقان کے ساتھ استاذی الکریم نمونہ اسلاف سیدی وسندی حضرت علامہ عبد الشکورصاحب قبلہ زید مجدہ کے ذکرخیر سے اپنے علم وشعور کے آنگن کو ترکرناسعادت مندی نہیں بلکہ سعادت دارین سمجھتا ہوں۔ رب کائنات حضرت ممدوح مکرم کا سایہ رحمت دراز تر فرمائے۔ آمین۔

میرے عزیز الاعز مولانا ریحان رضا انجم مصباحی سلمہ القوی جو اکابر کی برکت ورحمت کو سمیٹنا اپنی زندگی کامحبوب مشغلہ بنا رکھا ہے،انہوں نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ بنام"حیات محدث جلیل"پیش کرتے ہوئے کہاکہ اس پر آپ کی جانب سے کچھ تاثر مطلوب ہے۔حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ پر کتاب کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی،جی چاہ رہا تھا کہ حضرت سے متعلق اپنی معلومات کو وافر انداز میں قلم بندکردوں، لیکن 9/دسمبر بروزجمعہ 2022ء ہونے والے حادثہ فاجعہ سے پوری خانقاہ رحمانیہ پوکھریرا اشریف غمزدہ ہے،یعنی گل گلزارمجی برادر محترم ومعظم حضرت مولانا الحاج محمد حامد رضا رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پرملال نے ذہن و فکر کو مکمل الجھاکر رکھ دیا ہے،لیکن مرضی مولی ہمہ تن اولی پر یقین رکھتے ہوئے صبر کررہاہوں، اور ریحان مجی کی خواہش پر چند سطر لکھ کرصرف کتاب میں اپنی حاضری درج کرالیا ہوں۔زندگی نے وفا کی توان شاءاللہ استاذ مکرم پر آئندہ اپنی مکمل معلومات قلم بند کروں گا۔

اللہ پاک ریحان مجی کو سلامت رکھے اور ان کے کاموں کو مقبولیت کا درجہ عطا فرماتا رہے۔آمین۔

صدر مدرس دارالعلوم رحمانیہ حامدیہ،پوکھریرا شریف

14/دسمبر2022ء روزبدھ

تقدیم

از: مفتی ڈاکٹر ارشاد احمد رضوی ساحل شہسرامی [علیگ]

میرے مشفق استاذ محترم

مادر علمی دار العلوم خیریہ نظامیہ، شہسرام سے درجۂ ثانیہ تک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جولائی ۱۹۸۶ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا اور وہاں حصول تعلیم پھر تدریس و افتا کے سلسلے میں ۱۵ر سال گذارے۔اس دوران اساتذہ اور طلبہ کے درمیان بہت سی شخصیات جاذب توجہ رہیں۔ ان میں سارے اساتذۂ کرام کے ساتھ حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب اور حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی صاحب قبلہ کی کرم فرمائیوں کاخاص طور سے ممنون ہوں۔

حضرت علامہ عبد الشکور صاحب سے مسلم شریف اور شرح ہدایۃ الحکمۃ اور دیگر کتب پڑھیں۔آپ کی بااصول اور صاف ستھری زندگی اور شفقتوں کے سبھی طلبہ قائل اور قدر داں تھے۔میں چونکہ حضرت کے علاقے کا رہنے والا تھا،اس لئے قلبی طور سے اور قربت رہی لیکن حضرت کے طرز سلوک میں میرے ساتھ کوئی امتیاز نہیں تھا۔البتہ میری علمی کامیابیوں سے حضرت مطمئن اور دعا گو رہتے تھے۔۱۹۹۵ء میں الجامعۃ الاشرفیہ میں میری تقرری استاذ درس نظامی اور نائب مفتی کی حیثیت سے ہوئی۔میرا کمرۂ تدریس حضرت کی درسگاہ سے بالکل متّصل تھا۔میری نشست خالی اوقات میں حضرت اور ان کے رفقائے کرام حضرت مولانا اسرار احمد صاحب اورماسٹرآفتاب احمداور حضرت مولانا غلام حسین صاحبان کے ساتھ زیادہ تر رہتی۔شام کے وقت شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی علمی محفل میں باریابی رہتی جس میں اکثر و بیشتر حضرت مصباحی صاحب قبلہ بھی تشریف فرما ہوتے۔ان محفلوں میں علمی مباحث، ملی مسائل پر تبادلۂ خیال ہوتااور سنجیدہ لب و لہجہ

میں ظرافت آمیز گفتگو ہوتی۔ حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد میں بھی بعض وجوہ کی بنیاد پر وہاں سے سبکدوش ہو گیا۔جامعہ سے رخصت ہوتے وقت جس بزرگ کی آنکھوں میں، میں نے آنسو دیکھے تھے ،وہ حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ تھے ۔فرمایا: جاؤ، قدرت تم سے کچھ اور بڑی دینی خدمات لینا چاہتی ہے،جہاں رہو خلوص کے ساتھ دین و علم کی خدمت کرتے رہو۔

۲۰۱۰ء کے بعد حضرت زیادہ علیل ہو گئے ،نقاہت کافی ہو گئی،جسامت ایک تہائی رہ گئی، مجھے علم ہوا تو میں بھی عیادت کے لئے غالبا ۲۰۱۵ء میں الہ آباد میں ان کے صاحبزادے رضوان احمد سلمہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ حضرت تشریف لائے ،حالت دیکھ کر میں آبدیدہ ہو گیا ۔اس عالم مرض و نقاہت میں بھی میرے کچھ عرض و معروض کرنے سے پیشتر حضرت میرے حالات دریافت کرنے لگے : کیسے ہیں ،کہاں ہیں ،طبیعت کیسی ہے،ہمشیرہ کا رشتہ ہوا یا نہیں ،کیا علمی مصروفیات ہیں ؟ وغیرہ وغیرہ ۔حضرت کی یہ شفقت تا حیات یاد رہے گی ،اب ایسے مشفق اساتذہ اس کاروباری دنیا میں کہاں ملتے ہیں۔

حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی صاحب قبلہ کا زیادہ تر رابطہ تدریس سے ہی رہا ،بسڈیلہ ،بہرائچ شریف ،مبارک پور وغیرہ میں آپ کے سرچشمۂ علمی سے فیض یاب ہونے والوں کی تعداد ہزاروں نہیں لاکھ سے زیادہ ہوگی لیکن آپ نے قلم بھی سنبھالا اور متعدّد مضامین سپرد قلم فرمائے جو قدیم شماروں کی فائل میں دیکھے جا سکتے ہیں ۔آپ شاندار حافظ قرآن بھی ہیں ،پوری زندگی جب تک قویٰ نے ساتھ دیا ،تراویح بلا معاوضہ لوجہ اللہ سنائی ۔آپ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز کے بعد ایک منزل قرآن حکیم تلاوت کرنے کے بعد جامعہ تشریف لاتے ۔جب تک میں جامعہ میں رہا ،یہی دیکھا مبارک پور سے جامعہ ہمیشہ پیدل تشریف لاتے ،اس سے آپ کی صحت کا نظام بھی متوازن رہتا اور تکلف مالی بھی قریب نہ آتی۔بہت با غیرت تھے،کبھی طلبہ کا تحفہ قبول نہ فرمایا،صرف سید شمس اللہ جان صاحب قبلہ بابو حضور جو میرے ہم درس ہیں ،ان کا تحفہ

یہ کہہ کر قبول فرمایا کہ آپ مخدوم زادے ہیں ، تبرک سمجھ کر قبول کر رہا ہوں ورنہ میں طلبہ کے تحائف قبول نہیں کرتا ۔اصول کے بہت پختہ ہیں اور رواداری میں بے مثل،سارے طلبہ ان کی جناب میں یکساں تھے چاہے وہ کسی خطہ سے تعلق رکھتے ہوں،سب ان کے اپنے تھے ۔اگر کبھی مختصر وقفہ کے لئے جامعہ کا نظام آپ کے سپرد ہوتا تو سارے طلبہ خاص طور سے الرٹ ہو جاتے کہ یہاں کوئی excuseنہیں چلے گی۔ اگر غلطی ہوئی تو خمیازہ بھگتنا ہوگا۔سلام میں حاضری ،اوقات درس میں درسگاہ کی حاضری،نماز کے اوقات میں جماعت میں حاضری تو طلبہ کو یوں بھی ملحوظ رہتی تھی ،لیکن آپ کے اہتمام میں لحاظ اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ۔ایک مرتبہ میں بھی حضرت کے شفقت آمیز طمانچہ کا فیض اٹھا چکا ہوں ۔ہوا یوں کہ ناشتہ سے فارغ ہوتے ہوتے کچھ تاخیر ہوگئی ،سلام کی صفیں لگ گئی تھیں اور سلام شروع ہو چکا تھا ،جیسے تیسے ناشتہ مکمل کیا خود کو سمیٹا ،کتابیں لیں اور بھاگتے ہوئے سینٹرل بلڈنگ کے قریب پہنچاکہ سلام خواں کے زیر لب آخری مصرع مچل رہا تھا ،صف کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی سلام مکمل ہو چکا تھا۔اب سارے متاخرین مجرم کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے ۔ان میں میں بھی تھا ،سب کے حصے میں حضرت کاایک ایک طمانچہ آیا،میں بھی اس سے ”سرفراز“ہوا۔یہ میری طالب علمانہ زندگی کا اول اور آخر تجربہ تھا۔

حضرت کا انداز درس سادہ،نپا تلاہوتا ،آسان مثالوں سے مسائل کی تفہیم اور عام بول چال سے مشکلات درس کوسہل انداز میں دل و دماغ میں اتار دینا آپ کا اور حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی علیہ الرحمہ کا خاصا تھا ۔ آپ کے یہاں ٹائم پاس کا کوئی تصور نہیں تھا ۔مطالعہ کر کے تشریف لاتے ،اوقات درس میں پورا وقت درسگاہ میں گذارتے،کبھی کوئی کتاب کسی جماعت کودوبارہ نہیں پڑھائی،ہاں کوئی خاص اشکال ہوتا تو فورا حل فرماتے ،محنتی طلبہ کے بہت قدرداں تھے ،فرق مراتب ملحوظ ہوتا ،سادات اور اشراف کے بچوں سے محبت بھرے احترام کے ساتھ پیش آتے لیکن انہیں سر نہیں

چڑھاتے تھے ۔اگر ان سے بھی کوئی غلطی ہوتی تو فورا تنبیہ فرماتے ۔آپ کی درسگاہ میں عبارت خوانی مستقل ہوتی،اور جس طالب علم سے فرمادیتے اسے عبارت پڑھنی ہوتی،اس لئے بیشتر طلبہ تیاری کر کے آتے۔امتحان گاہ میں آپ کی گارڈنگ بہت سخت ہوتی،اس ذیل میں استاذ گرامی حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی علیہ الرحمہ بہت شہرت رکھتے تھے۔ ان دونوں حضرات کے رعب سے اچھے خاصے شاطر طلبہ بھی ہوش کے ناخن لئے رہتے۔لیکن یہ سختی صرف درسگاہ تک محدود تھی ،اگر کوئی ان حضرات کی قیام گاہ پر پہنچ جاتا تو ان کی شفقتیں دیدنی اور شنیدنی ہوتیں، ماحضر سے ضیافت فرماتے اور احوال و کوائف دریافت فرماتے اور مناسب مشوروں سے نوازتے ۔میں بھی بارہا ان بزرگوں کی شفقتوں سے سرفراز ہوتا رہا۔مجھے اچھی طرح یاد ہے ،سردیوں کے دن تھے ،کسی جمعرات کی شام کو چہل قدمی کرتے ہوئے ہم چند ساتھی حضرت مولانا اسرار احمد صاحب علیہ الرحمہ جن کا ابھی ابھی چند دنوں پہلے ۲۹ ؍نومبر ۲۰۲۲ء سہ شنبہ کووصال ہوا ہے ،کے دولت کدے پر ان کے گاؤں لہرا پہنچ گئے ۔اس وقت حضرت کھیت میں ایک الاؤ کے پاس تشریف رکھتے تھے اور بڑے سے کڑھاؤ میں گڑ تیار ہو رہا تھا ،راب کی صورت میں حضرت نے گرم گرم گڑ ہم سبھی حاضر طلبہ کو پیش فرمایا اور ہم نے بہت چاؤ سے لذت کام و دہن کا لطف اٹھایا۔ ؎

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اس موقع سے حضرت علامہ اسرار احمد صاحب علیہ الرحمہ بھی بے طرح یاد آرہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت علامہ اسرار احمد صاحب نے بھی ایک مرتبہ خاص شفقت کا مظاہرہ فرمایاوہ بھی خاموش طریقہ سے ،جس کا علم مجھے بہت بعد میں ہوا۔میری تقرری کے بعد تین صاحبان آئے اور مدرس کی حیثیت سے مستقل کر دیئے گئے اور ان کی گورنمنٹ

تنخواہ جاری ہو گئی ۔میرا معاملہ التوا میں رہا۔حضرت علامہ اسرار احمد صاحب نے اس وقت کے شیخ الجامعہ صاحب سے از خود مل کر میرے بارے میں سفارش فرمائی تھی کہ مولانا ارشاد کا نام بھی بورڈ میں بھیج دیں ،ان کی مستقل تقرری میں کافی تاخیر ہو رہی ہے۔لیکن .جفّ القلمُ بما هو كائنٌ،فالی اللہ المشتکیٰ

حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی صاحب قبلہ نے میری چھوٹی بہن کا نکاح بھی پڑھایا جو ماشاء اللہ شاد وآباد اور صاحب اولاد ہے۔آپ کی شفقتوں کا ایک دراز سلسلہ ہے جس کی روداد پھر کبھی ے

تصورات کے سائے بہت گھنیرے ہیں
تمھاری یاد کے سارے خزانے میرے ہیں

مولانا ریحان انجم صاحب ہم سبھی مصباحی صاحبان کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے استاذ محترم دامت برکاتہم القدسیہ کا انٹرویو لیا،ان کے حالات کا سرشتہ محفوظ کیا اور اب اسے عرس عزیزی ۲۰۲۲ء کے موقع سے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل،عمر و رزق اور توفیقات میں خوب برکتیں عطا فرمائے ،آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارك وسلم

۱۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ

۱۲؍ دسمبر ۲۰۲۲ء دوشنبہ

بابِ دوم

حیات وخدمات

- جامعہ اشرفیہ کے تین سال
- حیات وخدمات محدث جلیل

جامعہ اشرفیہ کے تین سال (دادا) علامہ عبدالشکور کی شفقت میں

اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی (9430866584)

ہندوستان و نیپال کے بچے کسی بھی مدرسہ میں علم حاصل کریں لیکن ان میں سے اکثر کے نہاں خانہ دل میں یہ آرزو مچلتی ہوتی ہے کہ دستار فضیلت جامعہ اشرفیہ سے حاصل ہو، تاکہ تاج مصباحی علم وفضل کے ساتھ وقار زندگی کا بھی باعث بنے۔ اسی تڑپ نے مجھے 1999ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور پہنچا دیا۔ جہاں درجہ سادسہ میں مجھے منظوری ملی، داخلہ کی منظوری سے جو قلبی مسرت ملی اس کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ کتابیں تقسیم ہوگئیں۔ دوپہر کی چھٹی سے قبل والی گھنٹی استاذالاساتذہ حضرت علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ کی درسگاہ میں شرح ھدایۃ الحکمت تھی۔ درس کے بعد حاضری رجسٹر میں حاضری کے درج کا سلسلہ شروع ہوتا، لیکن جدید بچوں کے نام آخر میں ہوتے تھے اور میرا نام سب سے اخیر میں تھا۔ جیسے جیسے بچوں کی حاضری ہوتی جاتی وہ باری باری درس گاہ سے رخصت ہوتے جاتے۔ اخیر میں میں تنہا بچ جاتا چنانچہ میرا نام لیتے ہی حضرت فرماتے ریحان! پانی لے آؤ۔ میں پانی لے کر آتا تو دیکھتا کہ آپ کے علاقہ کا ایک طالب علم جو قصبہ میں آپ کے ساتھ رہتا تھا وہ کھانے کی ٹفن لے کر آجاتا، پھر میں دسترخوان اور پلیٹ تیار کر کے کھانا پیش کرنے لگا اور جب تک آپ کھانا تناول فرماتے میں حاضر رہتا۔ بعدہ پلیٹ دسترخوان اٹھانے کے بعد آپ کی اجازت سے واپس ہاسٹل آتا پھر تین سالہ قیام اشرفیہ تک اپنا یہی معمول بنالیا۔

ایک مرتبہ گھٹنے کے درد کے لیے آپ کے ساتھ مئو ایک حکیم کے پاس جانا ہوا۔ دوا لے کر قبل عصر ہم لوگ جامعہ پہنچ گئے، میں نے عرض کیا حضور آج دن کی دوا کھالی

جائے۔ تب آپ نے فرمایا ریحان! آج منگل ہے اور کل بدھ۔ میں نے حدیث پاک میں پڑھا ہے کہ جو کام بدھ سے شروع ہوتا ہے وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ لہذا کل صبح سے دوا کھانے کا سلسلہ شروع کروں گا۔ دوسرے دن جمعرات کا دن تھا۔ ناشتہ دان میں روٹی چاول دال اور ایک قسم کی سبزی کے ساتھ ایک ڈبہ میں گوشت تھا۔ حکیم نے میری موجودگی میں گوشت سختی سے منع کیا تھا۔ اس لئے گوشت کے ڈبا کو میں نے دستر خوان سے دور رکھا۔ کھانا تناول فرماتے ہوئے آپ نے کہا اس ڈبہ میں کیا ہے؟ جس کو دور رکھا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور! اس میں گوشت ہے ۔ آپ نے فرمایا پھر اسے دستر خوان سے دور کیوں رکھا؟ میں نے عرض کیا مئو والے حکیم نے میرے سامنے کہا تھا کہ گوشت سے پرہیز لازم ہے۔ آپ ہنستے ہوئے فرمایا ریحان تم نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ وہ حکیم وہابی ہے، بس اس کی تشخیص شدہ دوا کھا رہا ہوں، لیکن وہابی کی بات پر اتنی پابندی سے گوشت کیسے چھوڑ دوں جب کہ میرے آقا ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دی ہے ۔ پھر میں نے کبھی گوشت کے ڈبہ کو دستر خوان سے الگ نہیں رکھا اور آپ بڑے شوق سے تناول فرماتے۔ ایک مرتبہ گوشت کھانے کے درمیان ارشاد فرمایا ریحان چالیس سال تک طبیعت کے مطابق کھانا وغیرہ کھاؤ پیو۔ کیوں کہ دین و دنیا کا اعلی کام کرنے کے لئے اچھی صحت کی سخت ضرورت ہے۔ البتہ جب عمر چالیس کو پہنچ جائے تو کھانے وغیرہ میں احتیاط شروع کر دینا۔

کھانا کھانے کے درمیان بہت سی مفید باتیں ارشاد فرماتے تھے۔ کاش آپ کے ملفوظات محفوظ کرنے کا جذبہ بیدار ہو جاتا تو آج بڑی قیمتی باتیں جمع ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا ریحان! گوشت کے ساتھ اگر نیم گرم دودھ مل جائے تو ضرور لینا۔ حضور حافظ ملت اس کو خوب پسند فرماتے تھے۔

جماعت سادسہ سے فضلیت تک تین سال دوپہر کے کھانے کے وقت

خدمت میں رہنے کی سعادت ملی ، کئی بار کھانے سے قبل یا کھانے کے بعد ہاتھ دھولنے کے لئے پانی گرانا چاہا لیکن آپ نے کبھی بھی موقع نہ دیا اور یہ کہہ کر منع فرمادیتے ریحان !اس طرح پانی زیادہ گرنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

لیکن جس سال میری دستار بندی تھی ،عرس حافظ ملت سے ایک ہفتہ قبل آپ نے ایک مرتبہ مسکراتے ہوئے پانی گرانے کی اجازت دے ہی دی اور فرمایا اب تمھارا آخری سال ہے،اس لئے ایک بار تمھاری خواہش پوری کر دیا ہوں۔

اسی طرح بعد عصر تا مغرب قصبہ میں آپ کی قیام گاہ پر اکثر و بیشتر خدمت میں رہنا باعث خیر و برکت سمجھتا۔جب امتحان کے ایام قریب ہوتے تو آپ مغرب سے قبل جامعہ پہنچنے کا حکم دیتے ورنہ عام دنوں میں آپ کی اقتدا میں مغرب پڑھ کر جامعہ واپس آجاتا تھا۔اس درمیان میں بھی بہت سی نصیحتیں اس انداز میں فرماتے کہ اگر بچے عمل پیرا ہوں تو وہ بچہ آپ کی طرح باوقار، اصول کا پابند عالم دین اور مدرس بن کر چھا جائے گا۔ حضرت کی یہ خواہش ضرور ہوتی کہ جو بچہ قریب ہوتا اسے باوقار پابند شرع عالم دیکھنا پسند فرماتے تھے۔

2001ء میں ربیع الاول شریف کے موقع پر چند سوالات مرتب کر کے میں نے آپ کا سوانحی خاکہ جمع کرنا چاہا۔ اولا آپ نے منع کیا لیکن مسلسل اصرار پر آپ نے سوالنامہ لے کر رکھ لیا اور فرمایا میں خود جواب قلم بند کر دوں گا پھر انتظار کرتے کرتے وہ دن آگیا کہ سالانہ امتحان کے آخری پرچہ کی شام تھی ، ساتھ ہی جامعہ اشرفیہ کے عہد طالب علمی کی وہ آخری شام اور آنے والی رات آخری رات تھی۔ ایک طالب علم میرے پاس گیا کہ دادا(علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ) بلا رہے ہیں جامعہ سے قصبہ جانے کے لیے آپ سینٹرل بلڈنگ کے پاس کھڑے تھے تیز قدم سے حاضر ہوا حکم ملا کہ

مغرب قصبہ میں میرے ساتھ پڑھنا ہے بعدہ آپ روانہ ہو گئے میں بھی کچھ دیر بعد قصبہ گیا اور نماز مغرب آپ کی اقتدا میں ادا کیا بعدہ آپ نے ایک طالب علم سے نمکین اور چائے منگوائی اور اپنے ساتھ بیٹھا کر کھلایا پلایا پھر فرمایا،

”ریحان آج تمہارے طالب علمی کی آخری رات ہے لہذا چند باتیں بغور سنو، اب تمہاری نشست وبرخواست عالمانہ رہے، درس وتدریس کا جب موقع ملے تو یہ نہ سوچنا بخاری پڑھائیں بلکہ پڑھانے کے لئے اگر قاعدہ بغدادی بھی ملے تو دل جمعی کے ساتھ پڑھانا۔ کیونکہ بخاری پڑھانا کمال نہیں ہے بلکہ قاعدہ بغدادی پڑھا کر مسلک ومذہب کی حفاظت کرنا اصل کمال ہے“۔

پھر آپ نے اپنا ایک بکس کھولنے کا حکم دیا جس میں چند عمامہ شریف رکھے ہوئے تھے آپ نے کہا اس میں سے جو تمہیں پسند ہے ایک عمامہ نکال لو میں نے عرض کیا حضور آپ جو عطا فرمادیں مجھے قبول ہے پھر بادامی کلر کا عمامہ لے کر اپنے سر کی ٹوپی اس میں رکھ کر دعائیہ کلمات فرماتے ہوئے مجھے عطا فرمایا۔ پھر حکم دیا کہ اب جامعہ جاکر کل کے امتحان کی تیاری کرو۔ میں نے ہمت جٹا کر عرض کیا حضور سوالنامہ بھی آج دے دیا جاتا تو اچھا تھا آپ نے فرمایا اس کی کیا ضرورت ہے۔ پھر عرض گزار ہوا تو آپ نے جوابی کاغذ کے ساتھ مجھے بڑھا دیا جلدی سے دیکھا تو اس میں ابتدائی سوالات کے جوابات تو درج ہیں لیکن بعد کے کئ سوالات کے جواب باقی تھے بہت کوشش کے بعد بقیہ کا جواب اسی وقت آپ سے دریافت کر کے قلم بند کر لیا جواب مکمل ہونے کے بعد آپ نے فرمایا ریحان اس کو ابھی عام مت کرنا بس اسی آخری جملہ کے سبب اکیس سال سے یہ تحریر رکھی تھی۔ لیکن بابائے اشرفیہ حضرت علامہ اسرار احمد مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کی خبر ملنے کے بعد عہد کیا کہ نہیں اس سال عرس حافظ ملت کے موقع پر مختصر ہی سہی لیکن میں اپنے پاس جمع معلومات کو عام

کردوں گا تاکہ مزید قرطاس وقلم کے شہسوار اس سے اعلی انداز میں کام کرسکیں اوران کے لئے یہ ابتدائی معلومات کچھ کام آجائے۔ پھر نم انکھوں کے ساتھ آپ کی دست بوسی کرکے جامعہ واپس آیا دوسری صبح صرف مطالعہ کا امتحان تھا اس کے بعد تعطیل کلاں۔

یہ چند نسبتیں ہیں جن کے سبب امید ہے کہ اللہ پاک مسلک وملت کا مقبول کام کرنے کی مجھے سعادت عطا فرمائے گا۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

اپنے قارئین کو یہ بتادوں کہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں بچے علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ کو دادا ہی کہتے تھے اور کہتے ہیں۔ میری لئے دادا کہنے میں بھی دو خوشی کیونکہ میرے حقیقی جد کریم کا نام بھی عبدالشکور تھا جو میری ولادت کے چالیسویں دن انتقال کر گئے تھے۔ تو مجھے روحانی اور جسمانی دونوں اعتبار سے جو دادا ملے وہ ہم نام تھے۔ یہ بات بس ذہن میں آگئ تو عرض کردیا ہوں۔

اللہ کریم میری قلمی کاوش کو شرف قبولیت کا درجہ بخشے۔ آمین

آئینہ محدث جلیل

حلیہ شریف

قدامت ___ میانہ

چہرہ ___ کشادہ

رنگ ___ گندمی جاذب نگاہ

آنکھ ___ سرمئی ابھری ہوئی

ناک ___ بلند

پیشانی ___ کشادہ

بازو ___ کسا کسا

داڑھی ___ گھنی اور مکمل

ملبوسات

کرتا ___ کلیدار

پاجامہ ___ گھیرے والا

ہاں کبھی کبھی شلوار بھی استعمال فرماتے

ٹوپی ___ دو پلیا کڑھائی والی

رومال ___ سفید

جوتا ___ ہمیشہ استعمال کرتے

البتہ وضو کے لیے لکڑی کا کھڑاؤں بھی رکھتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حیاتِ محدّث جلیل
علامہ عبدالشکور مصباحی

نام : عبدالشکور

نسب : علی محمد ابن صولت علی عرف سولی میاں

جاہ ومنصب : حضرت محدث جلیل کے جد کریم عالی جناب صولت علی عرف سولی میاں ایک بڑے ہی دین دار، اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے، ، آپ کی امانت داری، دین داری اور شرافت اس زمانے میں بہت مشہور تھی ان خوبیوں کا اثر آپ کے فرزندار جمند جناب علی محمد صاحب کے زمانے میں بہت زیادہ ظاہر ہوا، ان ہی سب خوبیوں کی وجہ سے بڑے علمائے کرام، رہبرانِ عظام کی آمد مبارک آپ کے خاندان میں ہوتی رہی اور مقبولان بارگاہِ الٰہی کی میزبانی کا شرف آپ کے خاندان والوں کو حاصل ہوتا رہا۔ مثال کے طور پر چشمِ وچراغ، خاندانِ برکات سید العلما حضرت سید آل مصطفیٰ صاحب برکاتی مارہروی، تاجدار اہل سنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیِ اعظم ہند، حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی، پیر طریقت رہبر راہِ شریعت حضرت علامہ الشاہ نور الہدیٰ صاحب گیاوی، جیسے باوقار مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی آمد ہوتی تھی۔

تاریخ ولادت : اصل تاریخ ولادت کا ذکر تو نہ مل سکا البتہ باعتبار سند آپ کی ولادت باسعادت مورخہ ۲۵/رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ مطابق ۱/جنوری ۱۹۳۵ء بروز منگل کو ہوئی۔

جائے ولادت : محلہ ستگا نوری، قصبہ ہریہر گنج، ضلع پلاموں (بہار) میں آپ کی ولادت ہوئی۔

والدماجد کا وصال : ماہ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ بمطابق ۵/جون ۱۹۷۱ء بروز شنبہ (سنیچر) آپ کے والد ماجد جناب علی محمد صاحب کا انتقال پر ملال ہوگیا، تقریبًا ۳۶/ سال کی عمر میں آپ اپنے والد ماجد کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

وصال والدہ : والد گرامی کے چند سال بعد ہی والدہ محترمہ کے سایۂ رحمت سے بھی آپ محروم ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون.

ابتدائی تعلیم : آپ کی ابتدائی تعلیم محلہ اَرَرْوَۂ، قصبہ ہریہر گنج میں فیض رساں استاد محترم حضرت حافظ عبدالسبحان صاحب مرحوم کے زیر سایۂ میں ہوئی پھر مدرسہ سراج العلوم مہراج گنج ،ضلع اورنگ آباد(بہار) میں حفظ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور استاذ الحفاظ حضرت حافظ وقاری خلیل الرحمٰن کی درس گاہ میں آپ نے حفظ قرآن پاک مکمل کیا۔

پہلا تعلیمی سفر : گھرسے دور حصول تعلیم کے لیے سب سے پہلا سفر بہار کی مشہور ومعروف خانقاہ ودرس گاہ مدرسہ عین العلوم محلہ گیوال بی، ضلع گیا (بہار) کا فرمایا: وہاں چند سال رہ کر اساتذہ مدرسہ عین العلوم سے اکتساب فیض حاصل کیا۔

دوسرا تعلیمی سفر : پھر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے آپ اہل سنّت وجماعت کی مشہور ومعروف دینی درس گاہ مدرسہ حمیدیہ رضویہ، محلہ مدن پورہ، شہر بنارس تشریف لے گئے، اس ادارہ میں تقریبًا ۵/ سال تک زیر تعلیم رہے اور اساتذۂ کرام سے فیض یاب ہوتے رہے یہ وہ زمانہ تھا، جب محدث بےنظیر

حضرت علامہ مولانا محمد خادم رسول صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض مدرسہ حمیدیہ رضویہ پر ساون بن کر برس رہا تھا۔

(۱) مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس کی چند یاد گار: مدرسہ کے طلبا کے کھانے کا انتظام باضابطہ مدرسے میں نہیں تھا، بلکہ ہر بچوں کو محلے کے لوگوں کے یہاں جاگیر پر منتخب کردیا گیا تھا، ۔ اکثر بچے گھر سے کھانا لاکر مدرسہ میں کھایا کرتے تھے، ۔ جن کے کھانے سے روٹیاں بچ جائیں وہ مدرسے میں ایک خاص طاق منتخب تھا، ، جس میں بچی ہوئی روٹیاں رکھ دی جاتیں، رات کی بچی ہوئی روٹی کا فائدہ صبح ناشتے میں وہ بچے لیا کرتے تھے، ، جن کے پاس ناشتے کا کوئی انتظام نہ ہوتا، خود دار طلبہ خشک روٹیاں پانی اور نمک کے ساتھ کھاکر دوپہر تک خندہ پیشانی سے وقت گزارتے، مگر کسی کے سامنے سوال کا ہاتھ نہ پھیلاتے تھے، ، اس واقعہ کو سناتے ہوئے حضرت محدث جلیل نے ارشاد فرمایا:

”رات کی روٹی پر گزر بسر کرنے والوں میں سے میں بھی ہوتا اور ایک دوبار نہیں بلکہ متعدّد بار اس کمی سے دوچار ہونا پڑا اور میں بھی بڑی خندہ پیشانی سے اپنا وقت گزار لیتا۔“

(۲) جب آپ مدرسہ حمیدیہ رضویہ، بنارس میں شرح جامی پڑھ رہے تھے، ، تو حضرت علامہ خادم رسول صاحب علیہ الرحمۃ نے آپ کو حکم دیا تھا، کہ کافیہ پڑھنے والے بچوں کو آپ درس دیا کریں۔ چناں چہ یہ سلسلہ بڑا مفید ومثبت اور کارگر ثابت ہوگا، آپ کی تدریسی خدمات کو دیکھ کر حضرت علامہ خادم رسول صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے فیصلے پر بہت خوش تھے،۔

آپ کی علمی پختگی اور دور بینی کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جب آپ مولوی کا امتحان دے رہے تھے، ، اس زمانے میں اپنے سے۔ اونچی جماعت والے بچوں کو عالم کے امتحان کی تیاری کے لیے منطق کی مشہور ومعروف کتاب

قطبی کا نوٹ تیار کر کے دیا۔

(۳) شاہ فیصل کی بنارس آمد: قیام بنارس کے زمانے میں مملکتِ سعودیہ کا مشہور حکمراں شاہ فیصل دورۂ ہندوستان پر آیا تھا، ، تاج محل کی سیروتفریح کے بعد سیدھے اس کی آمد بنارس ہوئی، اس کے آنے سے قبل ریلوے کے چند مخصوص ڈبوں سے عربی فوج کا دستہ پورے بنارس اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھیل گیا پھر کچھ دیر بعد شاہ فیصل کی گاڑی آئی، اس کی آمد کے ذکر میں ایک خاص بات یہ تھی کہ اس نے حکومتِ ہند سے ایک خاص شرط منظور کرائی تھی کہ میں جدھر سے بھی گزروں گا، سر راہ کوئی بھی مورتی (بت) بے پردہ نہ رہے۔ چناں چہ بنارس کی جن شاہراہوں سے شاہ فیصل کا گزر ہوا تمام معبودانِ باطل کے چہرے پر سیاہ کپڑا رکھ دیا گیا تھا، ، لب سڑک عمارتوں کی ہر منزل پر فوجی دستہ تعینات کیے گئے تھے،، حضرت محدث جلیل فرماتے ہیں کہ

> **"شاہ فیصل کی آمد سے شہر بنارس میں ایک اسلامی رعب ودبدبہ کا مضبوط طاقت ور ماحول محسوس کیا گیا جب کہ کچھ ہی دنوں بعد شاہ ایران کی آمد بنارس میں ہوئی جس سے کچھ بھی فرق نہ پڑا۔"**

شاہ فیصل کی واپسی کے بعد ایک بڑا مشاعرہ بنارس میں منعقد ہوا، جس میں ایک شاعر شاہ فیصل کی آمد پر بتوں پر لگائے گئے پردوں سے متعلق اپنے کلام میں ایک شعر پیش کیا، جس پر خوب داد وتحسین سے نوازا گیا، پھر وہ شعر اتنا مشہور ہوا کہ خاص وعام کے درمیان زبان زد ہوگیا تھا۔ ع

(مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس میں آپ نے تقریبًا ۵/سال تک تعلیمی سفر جاری رکھا۔)

تیسرا و آخری تعلیمی سفر: تکمیل تعلیم کے سلسلے میں آپ نے اپنے سفر کو آگے بڑھاتے ہوئے دنیاے سنّیت کی عظیم مرکزی درس گاہ باغ فردوس الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی) کے حسین علمی ماحول میں داخل ہوئے پھر اساتذہ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور سے اکتساب فیض کا سلسلہ جاری ہوا اور آپ معقولات و منقولات کے علوم وفنون حاصل کرنے میں سرگرداں ہوگئے۔

شفقت علامہ عبدالرؤف بلیاوی: ایک مرتبہ کی بات ہے کہ آپ فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ آخرین پڑھ رہے تھے، اور یہ کتاب ماہر معقولات و منقولات حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف صاحب بلیاوی نائب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے زیر درس تھی۔ حضرت محدث جلیل فرماتے ہیں کہ:

> **"آئندہ ہونے والے اسباق کا مطالعہ کرتا اس میں جو سوالات ہوتے از خود دفع کرنے کی کوشش کرتا مگر عجیب اتفاق کہیے کہ ایک مرتبہ ایک ایسا اعتراض ذہن میں پیدا ہوا کہ اس کا دفع از خود نہ ہوسکا اس کے دفع کے لیے حضرت علامہ عبدالرؤف صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر اعتراض وشبہہ کو بیان کیا حضرت کچھ دیر سوچتے رہے پھر مسکراکر فرمایا کہ "یہ مت سوچنا کہ جواب میں غور کررہا ہوں بلکہ میں یہ سوچ رہا تھا، کہ آخر یہ اعتراض وشبہہ تمھارے ذہن میں آیا کیوں؟ پھر صافی وشافی جواب عنایت فرماکر مطمئن کردیا۔"**

جامعہ اشرفیہ میں آپ اپنے مقصد کے حصول میں پوری یکسوئی کے ساتھ لگے ہوئے تھے، ۔حضرت کی تعلیم مبارک پور قصبہ میں موجود دارالعلوم اہل سنّت اشرفیہ مصباح العلوم میں ہوئی، پڑھنے کے زمانے میں چند بچے حضور حافظ ملّت علیہ الرحمۃ کے قیام گاہ پر رہا کرتے تھے، ، ان خوش بخت طلبہ میں آپ بھی ہیں،

جنھیں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی خلوت وجلوت بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، حتی کہ حضرت محدث جلیل فرماتے ہیں کہ:

"میری زندگی میں علم وعمل کا یکساں عکس جمیل جو نقش ہوا، وہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی خلوت وجلوت کے مشاہدہ ہی سے جسے میں نے اپنی زندگی کے لیے مہمیز بنایا۔"

قیام مبارک پور کے زمانے میں عیدالاضحیٰ کی چھٹی کے موقع پر اگر مبارک پور میں رہنے کا اتفاق ہوتا تو حضور حافظ ملّت علیہ الرحمہ کی شفقت ومحبت کا عالم یہ تھا، کہ آپ اس موقع پر چند روپے بطور عیدی عطا فرمایا کرتے تھے، ، اگر کبھی طبیعت ناساز ہوجاتی تو حضرت علاج کے لیے بھی روپیہ عطا فرماتے تھے، ۔ حضرت محدث جلیل فرماتے ہیں کہ:

"عیدالاضحیٰ کے موقع پر عیدی اور علالت کے وقت علاج کے لیے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ مجھے روپیہ عطا فرمایا کرتے تھے،۔"

حضور حافظ ملت کی شفقت ومحبت اور طلبائے اشرفیہ کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے، حضرت محدث جلیل نے فرمایا کہ

"حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی نوازشات کا طرۂ امتیاز بالکل منفرد تھا، ، اس کی مثال کے لیے ایک واقعہ بتادیتا ہوں۔ مالابار کے ایک طالب علم ابن حسن جو مالی اعتبار سے کافی کمزور تھا، ، حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ ان کے لیے مجھے چند روپے دیتے اور فرماتے یہ ابن حسن کو دے دینا اور یہ نہ بتانا کہ کس نے دیا ہے، کیوں کہ وہ غریب ہے۔"

اب کیا وقت متعیّن ہوگا:

زمانۂ طالبِ علمی میں آپ کا قیام حضور حافظ ملت کے در علم وحکمت پر تھا، ، اس زمانے کا ایک یادگار واقعہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے متعلق آپ نے بیان فرمایا: جس واقعہ کو سننے کے بعد حضور حافظ ملّت علیہ الرحمہ کا مخلوق خدا سے متعلق شفقت ومحبت اور دل جوئی کا درس حاصل ہوتا ہے، کاش آج یہ خوبیاں ہمارے علما ومشائخ کے اندر پیدا ہوجائے تو ہر عہد میں جماعتِ اہل سنّت کو حافظ ملت علیہ الرحمہ جیسا قائد میسر آجائے حضرت محدث جلیل بیان فرماتے ہیں کہ:

”حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے نزدیک دینی ضروریات کے علاوہ مخلوق خدا کی حاجت کے لیے بھی کوئی وقت مقرر نہ تھا، ، یہاں تک کہ جب کوئی حاجت مند آپ کے پاس کسی مقصد کی غرض سے آتا تو آپ اپنے آرام کا خیال کیے بغیر اس کی حاجت روائی کرتے، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ دیر رات میں کسی پروگرام سے واپس آئے اور جیسے ہی آپ کو نیند آئی کہ ایک غیر مسلم دعا کرانے کی غرض سے آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا، اس کی آمد پر ہم لوگ بیدار ہوگئے، پھر ہم لوگوں نے اس شخص کو روک لیا اور حضرت کے بیدار ہونے کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئے، اس شخص کی اطلاع ملنے پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کب آنا ہوا؟ اس نے کہا حضرت کافی دیر سے یہاں بیٹھا ہوں، مگر آپ کے بچوں نے بیدار کرنے سے منع کردیا،اس بات کو سننے کے بعد کافی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ہم سبھوں سے ناراضگی کا اظہار فرمانے لگے، پھر ہم ساتھیوں نے آپسی مشورہ کیا کہ کسی مناسب وقت پر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے عرض کریں گے کہ حضرت ہم سبھوں کی خواہش ہے کہ تعویذ وغیرہ کے کے لیے ایک وقت متعیّن کر کے اس کا اعلانیہ باہر لگادیا جائے، تاکہ مخلوق خدا وقت پر اپنی ضرورت حاصل کرسکے۔ پھر موقعہ دیکھ کر ہم سبھوں نے عرض کیا یہ سننے کے بعد حضور حافظ ملت

علیہ الرحمہ کا چہرہ افسردہ ہوگیا اور ارشاد فرمایا:

"زندگی کے سارے وقت ختم ہوگئے تو اخیر وقت میں اب کیا وقت متعیّن کیا جائے گا۔"

زمانۂ طالبِ علمی میں ایک مرتبہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے میرے چہرہ کو دیکھتے ہوئے فرمایا:

"کھانا پینا وقت پر کرتے رہو کیوں کہ صحت رہے گی تو دین کا کام بھی کروگے اور دنیا کا کام بھی انجام دے سکو گے۔گوشت کے بعد دودھ پینا بہت مفید ہوتا ہے،"

جشن دستار فضیلت: سن ۱۹۶۰ء میں آپ نے حصول تعلیم کی منزل کو دورۂ حدیث بخاری شریف کے ساتھ مکمل فرمایا۔ جلسہ دستار بندی کا اہتمام شب میں کیا گیا جس میں متعدّد علما و مشائخ کی شرکت ہوئی، خصوصیت کے ساتھ شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنّت حضرت علامہ الحاج شاہ مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلی شریف جلوہ افروز تھے، ، اور نورانی جماعت کی جھرمٹ میں فارغ ہونے والے طلبہ کے سر پر عمائدین ملت نے دستار فضیلت کا حسین تاج رکھا۔

دوسری صبح میں دارالحدیث میں مسند سجائی گئی جس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ جلوہ افروز ہوئے آپ کے سامنے میں بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث پاک دورۂ حدیث کے بچوں نے پڑھی پھر حضرت کی دعا پر ختم بخاری شریف کی تقریب سعید کا اختتام ہوا۔

بیعت اور شیخ طریقت: ختم بخاری شریف کی تقریب کے بعد اسی مجلس میں جو بچہ داخل سلسلہ نہیں تھے، ، سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کرکے قادری رضوی مریدوں کی صف میں شامل

ہوگئے۔

محدث جلیل علامہ عبدالشکور صاحب مدظلہ العالی اپنی دستار بندی اور داخل سلسلہ کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

"تعلیم کا آخری سفر اشرفیہ ، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کے لیے ہوا اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ و دیگر اساتذہ کرام کے زیر سایہ تعلیم کا سلسلہ تکمیل کو پہنچا اور سن ۱۹۶۰ء میں یہیں سے فراغت ہوئی۔

جشن دستار فضیلت میں کبار علمائے کرام میں سے کون کون حضرات تھے، ذہن سے دھونی ہوگیا۔ البتہ ایک نقش ابھی اسی طرح باقی ہے جس طرح ذہن میں چھپا تھا، یعنی صاحب زادہ اعلیٰ حضرت مقتدائے اہل سنّت حضرت مصطفیٰ رضا خاں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ شریک ہوئے اور دستار کی صبح حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے کمرہ دارالحدیث میں آپ کے سامنے بخاری شریف کی اوّل اور آخر کی حدیث شریف پڑھی گئی اور آپ نے سماعت فرمائی، اس کے بعد آپ کے ہاتھوں پر بیعت کرکے رضوی مریدوں کی صف میں داخل ہوا۔"

اجازت وخلافت: نبیرۂ سرکار مجبی محبوب الاولیا پیرِ طریقت الحاج الشاہ محمد حمید الرحمٰن قادری صاحب سابق سجادہ سلسلہ عالیہ، قادریہ، رحمانیہ پوکھریرا شریف۔

عقد مسنون اور اولاد: زمانہ طالبِ علمی ہی میں والدین کی خواہش پر آپ عقد نکاح سے منسلک کردیے گئے۔

پانچ اولادیں ہوئی جن میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔

تدریسی پڑاؤ:

پہلا: فراغت کے پانچ ماہ بعد حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے حکم پر مدرسہ تدریس الاسلام بسڈیلہ، ضلع بستی (یوپی) میں بحیثیت نائب صدر مدرس منتخب کیے

گئے، جہاں تقریبًا آٹھ سال آپ نے تشنگانِ علومِ نبویہ کو سیرابی بخشی۔

دوسرا:

چند ماہ کے لیے مدرسہ انوار العلوم، تلسی پور، ضلع گونڈہ میں بحیثیت مدرس خدمت انجام دی۔

تیسرا:

مدرسہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ، بہرائچ شریف میں تدریسی خدمات انجام دینے پر مامور تھے، کہ سن ۱۹۷۴ء میں تعطیل کلاں کے موقع پر حضور حافظ ملّت علیہ الرحمہ نے بذریعہ خط مطلع فرمایا کہ:

"میں پلاموں تمھارے علاقہ میں بعد عید الفطر آنے والا ہوں اور اب تمھیں اشرفیہ، مبارک پور میں تدریسی خدمات انجام دینی ہے، لہذا تیار رہنا میرے ساتھ ہی تم کو مبارک پور آنا ہے۔"

چوتھا، اور آخری :

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے حکم کی تعمیل آپ نے اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا تھا، لہذا خط ملنے کے بعد ہی آپ نے مبارک پور کی تیاری شروع کردی، فرماتے ہیں:

"حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا خط پڑھنے کے بعد میں مسرتوں کی دنیا میں کھوگیا کہ وہ ساعت سعید کتنی حسین ہوگی کہ مادر علمی میں اپنے اساتذۂ کرام کی شفقت کے سایہ تلے تدریسی خدمات انجام دینے کا موقع میسر آئے گا۔"

❁ سن ۱۹۷۴ء سے آپ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں باضابطہ درس وتدریس کا کام انجام دینے لگے، اسی درمیان میں بورڈ سے منظور شدہ اساتذہ کی

فہرست میں آپ شامل کر لیے گئے۔

❁ ۱ر جنوری سن ۱۹۹۵ء میں یوپی بورڈ کے منظور شدہ منصب سے ریٹائر ہوگئے، مگر آپ کی استقامت اور علمی جاہ وجلال کی قدر کرنے میں اراکین اشرفیہ نے کوئی کمی نہیں کی، بلکہ جس منصب جلیلہ پر آپ فائز تھے، حسب دستور قائم رہ کر درس وتدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

❁ منطق ، فلسفہ کی خاص دل چسپی کے باوجود ممتاز الفقہا علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ جب تک تھے، آپ بحیثیت نائب شیخ الحدیث مسلم شریف لازمی طور پر پڑھاتے رہے، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی جب جامعہ سے سبک دوش ہوگئے تو پھر آپ بحیثیت شیخ الحدیث مسند دارالحدیث کی زینت بن گئے۔ سن ۲۰۱۷ء تک تقریبًا ۴۴ر سال جامعہ اشرفیہ میں مسند تدریس کو زینت بخشی۔

از:

ریحان رضا انجم مصباحی
مجبی اکیڈمی بسفی مدھوبنی، بہار
9430866584

مورخہ:
۲۸ جون ۲۰۲۰ء

باب سوم

تقریظات ومکتوبات

- حضرت محدث جلیل

تاثرجمیل

محدث جلیل حضرت علامہ الحاج حافظ عبدالشکور صاحب قبلہ

شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

صدیوں سے خانقاہیں اہل اسلام کو رشد وہدایت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کرتی چلی آرہی ہیں اور یہاں سے قلوب واذہان کی تطہیر، ذہن وفکراور کردار وعمل کی اصلاح کا کام بحسن وخوبی ہوتا رہا ہے۔ انہیں میں سے ایک خانقاہ رحمانیہ ہے، جو شمالی بہار سیتامڑھی کے مشہور ومعروف قصبہ پوکھریرا میں واقع ہے،اس کے بانی شیخ طریقت عالم شریعت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب محشیؔ علیہ الرحمۃ ہیں جو مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے محبوب ومحبّ ہیں۔

تیرہویں صدی کے اواخر سے چودہویں صدی کے اوائل تک آپ کی ذات سے خانقاہ منارہ ہدایت واہل سنّت وجماعت کے لیے مرکز بنی رہی اور یہاں سے تبلیغ واشاعت کا اہم ونمایاں کام انجام پاتا رہا۔ جب باطل فرقے مسلمانوں کے درمیان زہریلے افکار اور اسلام مخالف نظریات پھیلانے لگے، مصلح کے روپ میں فاسد معتقدات باتیں لوگوں کے ذہن تک پہنچانے میں شب وروز جدوجہد کرنے لگے، مبلغ بن کر ایمان وایقان کی جگہ مفروضہ ایمان وتوحید کی تبلیغ سے ماحول کو مسموم بنانے پر اتر آئے تو آپ (محشیؔ) نے دعوت وایمانی افکار ونظریات سے آگاہ کر کے راہ راست پر قائم رہنے کے لیے ذہن دیا، باطل کے مکروفریب سے بچنے کے لیے تدبیریں بتائیں اور خود پاسبانی کا حق ادا کرتے رہے۔

غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی کہتے ہیں، چاروں امام حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہم کی

پیروی اور تقلید کرنے کو ناجائز و گمراہ کن بتاتے ہیں، جب کہ اہل سنّت و جماعت کے علما وفقہا، محدثین ، مفسرین ان چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی ضروری قرار دیتے ہیں، جو بلا شبہہ حق و صواب ہے۔ مضافات کے کچھ غیر مقلدین تقلید شرعی کے خلاف بکواس کرنے لگے تو آپ نے اس کا رد بلیغ فرمایا وہ مناظرہ کے لیے تیار ہوئے تو آپ باقاعدہ مناظرہ و مکالمہ کے لیے میدانِ عمل میں اتر آئے اور عقلی و نقلی دلائل و شواہد سے مدعا کو روز روشن کی طرح ثابت کر کے مخالف کو سکوت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا، اس پورے واقعہ کو روداد کی شکل میں بنام «**الحبل القوي لهداية الغوي**» چھاپ کر لوگوں میں تقسیم کیا گیا جس کو اہل علم نے بنظر تحسین دیکھا۔

نبیرۂ سرکار محشّیؒ حضرت مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن صاحب جانشین خانقاہ رحمانیہ کے نواسہ مولانا ریحان رضا انجم مصباحی کی کوشش سے ۱۴۲۲ھ میں ثانیًا یہ رسالہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر لوگوں میں مقبول ہوا یہ رسالہ مختصر ہے لیکن جامعیت سے متّصف ہے۔

آپ مذہباً حنفی تھے، اس لیے امام الائمہ حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت تھی۔ کچھ دریدہ ذہن اہل حدیث کہلانے والے لوگ جو امام اعظم سے بغض و حسد رکھتے ہیں، امام کی شان میں یہ کہا کہ ابو حنیفہ حدیث نہیں جانتے تھے، حنفیوں کے یہاں حدیث کہاں؟ ان کے یہاں تو صرف فقہ ہے، اس کے رد میں آپ کا قلم متحرک ہوا اور کتاب «**نور الهدیٰ في ترجمة المجتبیٰ**» وجود میں آئی جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں اس میں ہے اوّلاً آپ نے یہ دکھایا ہے کہ جس گمراہ کا یہ گمراہ کلام ہے یہ باطل فرقہ سے تعلق رکھنے والا اسمٰعیل مقتول دہلوی و ابن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار ہے۔ جن کو اہل اسلام نے بددینی و گمراہیوں کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج مانا ہے، جس طرح منافقین مومن نہیں تھے، لیکن مومن کی صورت میں رہ کر اسلام

واہل اسلام کو نقصان وضرر پہنچانے میں شب وروز لگے رہتے تھے، یہی حال غیر مقلدین کا ہے ان کی ہفوات سے ابوحنیفہ کی شان امامت، اصابت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، امام ابوحنیفہ جلیل مجتہد وعظیم محدث تھے، فقہ حنفی کے کلیات وجزئیات، صحیح غیر منسوخ کتاب اللہ کے غیر معارض، احادیث کے مطابق ہے، یہ امام کے مجتہدانہ ومحدثانہ شان پر روشن دلیل ہے۔

آپ نے رسالہ میں امام اعظم کے حالاتِ ولادت سے وفات تک مختصراً قلم بند کیا ہے، لیکن جو کچھ بیان کیا ہے وہ مدلل، پرمغز، دل آویز ہے، امام کے تعلق سے بیان کا حاصل یہ ہے، آپ کا نام نامی نعمان، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ باپ کا نام ثابت ہے، مولود ومسکن کوفہ اور اصل فارس ہے، ۸۰ھ میں پیدا ہوئے، آپ کے زمانہ میں تقریبًا بائیس (۲۲) صحابۂ کرام زندہ تھے، جن میں سے حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عوفیٰ وغیرہم سے ملاقاتیں کیں اور ان سے حدیثیں بھی روایت کی، اس لیے آپ تابعی ہیں۔ حدیث شریف میں آپ کے متعلق بشارت بھی دی گئی ہے، جیساکہ محدث زمانہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی تصنیف میں ذکر کیا ہے، اکابر محدثین حضرت امام بخاری وحضرت امام مسلم وغیرہم آپ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

حضرت امام شافعی، حضرت عبداللہ بن مبارک، حضرت سفیان ثوری وغیرہم نے حضرت امام اعظم کو معاصرین میں فائق فی العلم مانا ہے، وہ بڑے عالم، عامل، عابد، متقی اور علم شریعت میں امام تھے۔۔ وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔

مذکورہ دونوں رسالوں میں حضرت سرکار محدثؒ کی عظمت، مناظرانہ شوکت اور علم فقہ میں مہارت کے جلوے محسوس ہوتے ہیں، اور مدعا کا ثبوت اور مطلوب کا حصول روز روشن کی طرح معلوم ہوتے ہیں اگر قاری بغض وعنانیت سے خالی اور حق کا

طالب ہو تو یہ دونوں کتابیں اس کے لیے شمع ہدایت ہیں، ظاہر ہو جائے گا کہ تقلید شرعی حق ہے اور فقہ حنفی احادیث رسول ﷺ کے مطابق ہے۔

مولانا ریحان رضا صاحب مصباحی لائق تعریف ہیں، وہ اپنے بزرگ نانا سرکار محشیؒ کے مفید تصانیف کو جدید ترتیب تحشیہ سے شائع کر رہے ہیں، یہ کتاب **"نور الھدیٰ في ترجمة المجتبیٰ"** انہیں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ مولا تعالیٰ ان کے علم و عمل و عمر میں برکت دے۔ (آمین) اور مزید توفیق دے کہ حضرت محشیؒ کے باقی قلمی سرمایہ کو منصۂ شہود پر لائیں تا کہ افادہ عام ہو۔

نبیرۂ سرکار محشیؒ خانقاہ رحمانیہ کے جانشین حضرت مولانا حافظ حمید الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی عابد، متقی، پرہیزگار، دین دار، مخلص، خلیق بافیض شخص ہیں، آپ کی ذات سے خانقاہ کی موروثی روایات برقرار اور سابق کی طرح رشد و ہدایت، نوازش و عنایت جاری ہیں۔ قادر و قدیر آپ کے سایہ عاطفت کو قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

عبدالشکور عفی عنہ

جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع: اعظم گڑھ (یو، پی)

۲ر محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

تقریظ جلیل

محدث جلیل حضرت علامہ مولانا الحاج حافظ عبد الشکور صاحب قبلہ

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

شمالی بہار کے خطہ میں سرکار محشیؔ محبّ اعلیٰ حضرت تاجدار ترہت حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بڑی عظمتوں کی حامل ہے۔ اصلاح عقائد کے حوالے سے آپ کی زبردست خدمتیں ہیں، بڑے نازک حالات میں یہاں سے ملتِ اسلامیہ کی راہ نمائی کی گئی ہے اور دین و مسلک پر استقامت کے اسباب فراہم کیے گئے۔

آج اسی باعظمت دربار کے زیب سجادہ محبوب الاولیا، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد حمید الرحمٰن قادری مدظلہ العالی ہیں، جو اسلاف کی وراثت بڑی امانت کے ساتھ لوگوں میں تقسیم کررہے ہیں۔ **عزیز القدر مولانا ریحان رضا انجم مصباحی سلمہ**، نے انھیں کے نقوشِ حیات کو جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، کسی بھی شخصیت کے حوالے سے وہ تحریر جو اس کی زندگی دیکھنے والے کے قلم سے نکلی ہو، اسے ماخذ کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مجھے اطمینان ہے کہ زیر نظر کتاب بھی ایک ایسے قلم کی تحریر ہے، جسے تذکرہ سے کئی طرح کی قربت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کی کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے ذریعہ بزرگوں کے فیضان کو عام فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم.

عبد الشکور عفی عنہ

خادم اشرفیہ مبارک پور

۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

کلمۂ تبریک

محدث جلیل حضرت علامہ مولانا الحاج حافظ عبدالشکور صاحب قبلہ

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو، پی)

۷۸۶

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

عزیز مکرم حضرت مولانا حافظ قاری محمد مجیب اللہ رضوی صاحب ضلع لاتیہار جھارکھنڈ کے رہنے والے ہیں، ابتدائی تعلیم جھارکھنڈ کے مختلف مدارس میں رہ کر حاصل کیا، توفیق الٰہی ہوئی تو انتہائی تعلیم کے لیے یوپی کا سفر کیا اور حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمۃ والرضوان سے منسوب ادارہ جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف میں پہنچے اور اسی میں درجہ فضیلت تک علم حاصل کیا اور سند فضیلت و دیگر اسناد حاصل کی اب وہ چند برسوں سے بہار کی عظیم خانقاہ بیت الانوار شہر گیا بہار کے معروف درس گاہ دارالعلوم اہل سنّت عین العلوم میں صدر مدرس کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

زیر نظر کتاب ”علوم خمسہ اور ہمارے نبی ﷺ“ انہی کی تالیف ہے، میں نے اس کو جابجا دیکھا ہے، اندازہ ہوا کہ مولانا موصوف نے اس میں ذہنی و فکری توانائی

صرف کی ہے، جو بھی بیان کیا ہے اس کو دلیل کی روشنی میں واضح کرنے کی پوری کوشش کی ہے، یہ کتاب بہت ہی مفید ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ مولا تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو مقبول عام بنائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وبارک وسلم.

عبدالشکور عفی عنہ
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ
مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)
۲۵/ ربیع النور ۱۴۳۵ھ

دعائیہ کلمات

محدث جلیل شمس الاساتذہ حضرت علامہ عبدالشکور مصباحی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث الجامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو، پی)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، علم و حکمت، اجتہاد و بصیرت اور فقہ و فراست کے اعتبار سے آپ کا مقام و مرتبہ نہایت بلند و بالا ہے، امت مسلمہ آپ کی دینی و علمی احسانات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

آپ حدیث پاک: «لو كان العلم بالثريا لتناوله رجال من أبناء فارس» کے مصداق تھے، اور صحیح معنوں میں «امام اعظم» تھے،۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی فکر و شخصیت اور حیات و خدمات پر عربی، فارسی اور اردو زبان میں مختلف کتب و رسائل لکھے گئے اور آج بھی یہ مبارک سلسلہ جاری ہے۔

مقام مسرت ہے کہ اب حضرت امام موصوف کے علمی و فقہی مقامات کو اجاگر کرنے اور نئی نسل کو ان سے واقف کرانے کے لیے سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد بھی ہونے لگا ہے اور سیمینار کے مضامین، مقالات کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے عزیز القدر فاضل گرامی مولانا مفتی رحمت علی مصباحی زید علمہ کو انھوں نے سال گزشتہ کولکاتا کی سرزمین پر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر ایک عظیم الشان سیمینار منعقد کرایا اور اب سیمینار میں موصول ہونے والے مقالات کو یکجا کر کے طباعت و اشاعت کے مرحلے سے گزار رہے ہیں، یقیناً یہ کام قابل قدر اور

لائق ستائش ہے۔ مولانا موصوف جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ایک ہونہار، ذی استعداد اور نہایت محنتی و مخلص فرزند ہیں۔ ہمیشہ دینی، علمی اور ملی کاموں میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ کلکتہ کی سرزمین پر جامعہ عبداللہ بن مسعود اور دارالعلوم قادریہ ضیاے مصطفیٰ قائم کرکے مولانا نے بہت بڑی دینی اور علمی ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے علم و عمل اور عمر واقبال میں برکتیں عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین وسنیت کی خدمات انجام دینے کو توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیھم التحیة والتسلیم.

فقط

عبدالشکور عفی عنہ

۱۱/ جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ

تکریم

یادگار سلف استاذ العلما علامہ محمد عبد الشکور عزیزی مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ،شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ ،مبارکپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زیر نظر کتاب ''تصوف -چند وضاحتیں'' اپنے موضوع و مواد اور اسلوب بیان کے اعتبار سے نہایت مفید اور گراں قدر ہے۔سلسلۂ تصوف کی یہ ایک خوبصورت کڑی ہے،جس میں تصوف کی تعریف و مختصر تاریخ اور اس کی ابتدا و ارتقا اور اس پر کئے جانے والے بے جا اعتراضات کے تنقیدی جائزے پر نہایت عالمانہ و محققانہ انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔

عزیز القدر مولانا ارشاد احمد رضوی مصباحی ساحل شہسرامی نئی نسل کے علما میں اپنے علم و فضل ،ادبی ذوق اور تحقیقی مزاج میں ایک منفرد شناخت اور ممتاز مقام رکھتے ہیں ۔مسلسل کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں۔جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے ذہین اور لائق و فائق فرزند ہیں ۔فراغت کے بعد یہیں سے تخصص فی الفقہ کا کورس مکمل کیا اور بہت دنوں تک یہاں تدریسی خدمات بھی انجام دیں ۔عزیز موصوف کی تحریریں عمدہ اسلوب ،عالمانہ وقار اور افادی نوعیت کی حامل ہوا کرتی ہیں۔ان کی تحریری و تصنیفی سرگرمیوں کا حال جان کر خوشی ہوتی ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے :اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے مولانا ارشاد احمد ساحل کو دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ و التسلیم!

عبد الشکور عفی عنہ

۱۵؍رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

کلماتِ تبریک

محدث جلیل، حضرت علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ مصباحی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث: جامعہ اشرفیہ مبارک پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اربعین نویسی علومِ حدیث کا ایک روشن، مستقل اور دل چسپ باب ہے۔ علمائے امّت نے تحصیل ثواب اور سعادت دارین کے لیے اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور تاقیامت جاری رہے گا۔

اسی سلسلے کی ایک سنہری کڑی زیر نظر رسالہ ”برکات الاربعین“ ہے، جسے عزیزم مولانا حافظ شیخ الطاف حسین صابری مصباحی نے ترتیب دیا ہے۔ موصوف اس وقت ازہر ہند، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں درجۂ فضیلت کے طالب علم ہیں۔ اس وقت ان کی یہ کوشش لائق تحسین ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل اس رسالے کو عوام وخواص میں یکساں مقبولیت عطا فرمائے۔

۲۱؍ ربیع الغوث ۱۴۳۷ھ

بمطابق ۳۱؍ جنوری ۲۰۱۶ء

بروز پیر

کلمات مبارکہ

جامع معقول و منقول استاد العلماحضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ملک العلماحضرت مولانا ظفر الدین علیہ الرحمہ والرضوان، اہل سنت و جماعت کے نامور مصنف، ماہر مفتی، بلند پایہ محقق اور جلیل القدر محدث تھے اور عالم اسلام کے عبقری فقیہ و محدث، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے تلمیذ رشید تھے۔ دیگر کتابوں کے ساتھ حدیث کی عظیم کتاب بخاری شریف بھی ان سے پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ محدث بریلوی کی بابرکت صحبت و تربیت ہے کہ دیگر فنون کی طرح علم حدیث میں بھی وہ مہارت رکھتے تھے، احادیث کریمہ کو جمع کیا اور اس حدیثی ذخیرہ و مجموعہ کو الجامع الرضوی (صحیح البخاری) کی صورت میں پیش کیا، یہ علمی وفنی کارناموں میں عظیم کارنامہ ہے۔جو ان کی محدثانہ شان پر روشن دلیل ہے۔

صحیح البخاری پر عربی میں ایک گراں قدر مقدمہ ہے یہ کتاب ضعیف و موضوع حدیث کا علمی وفنی جائزہ ہی کا ترجمہ ہے۔ مترجم عزیز گرامی مولاناطفیل احمد مصباحی ہیں: ترجمہ ایک زبان کو دوسری زبان کے قالب میں ڈھالنا ہے، یہ کام اہم اور مشکل ہے۔ عزیز موصوف نے محنت کیا ہے اور توانائی صرف کیا ہے، ترجمہ آسان اور سہل بنانے کی بھر پور کوشش کی ہے، امید ہے کہ ان کی یہ کاوش بنظر حسین دیکھی جائے گی۔ مولانا طفیل احمد مصباحی سلیم الطبع نیک مزاج اور درجہ فضیلت کے محنتی متعلم ہیں، اس دور تعلم میں ان کا یہ کام یقینالائق تحسین ہے۔ اس لیے ان کو داد دیتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالی ان کے علم و عمل میں برکت دے اور ان کو سلامتی کے ساتھ رکھے۔

عبد الشکورعفی عنہ

۱۲/ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

دعائیہ کلمات

محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

رئیس المفسرین حضرت ملا احمد جیون امیٹھوی قدس سرہ سلطان اورنگ زیب عالم گیر کے عہد کے ایک جید عالم دین، بے مثال مفسر،مایہ ناز اصولی،بلند پایہ مصنف اور صوفی بزرگ تھے۔اورنگ زیب عالم گیر خود آپ کے شاگرد رشید اور آپ کے علم و فضل کے قدر داں تھے۔ دین و دانش کے فروغ و استحکام میں آپ کے کارنامے ناقابل فراموش ہیں،اصول فقہ کی بہترین کتاب ''نور الانوار'' آج بھی مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے۔

علم تفسیر میں آیات احکام سے متعلق کتاب "تفسیرات احمدیہ " آپ کی وسعت علم کی دلیل ہے۔ ایسے جلیل القدر عالم دین، مفسر اور اصولی کی سوانح حیات اور حالات زندگی مرتب کر کے تاریخ کے سینے میں محفوظ کرنا بہت ضروری تھا، تاکہ نئی نسل آپ کی حیات و خدمات سے کما حقہ واقف ہوسکے۔

عزیز القدر مولوی محمد طفیل احمد مصباحی زید مجدہ نے ملا جیون کے حالات زندگی لکھ کر ایک اچھا اور عمدہ کام کیا ہے، بڑی خوشی ہوئی اور دل سے دعائیں نکلی، مولانا نے اس سلسلے میں بڑی محنت کی ہے اور صرف مواد کی فراہمی میں ایک سال کا قیمتی وقت صرف کیا ہےاور بڑے سلیقے سے ''ملا احمد جیون:حیات وخدمات'' کے نام سے کتاب تیار کی ہے۔

اللہ تبارک و تعالی عزیزم طفیل احمد سلمہ کو زیادہ سے زیادہ دین متین کی خدمت کرنے کاحوصلہ عطا فرمائےاور دارین کی سعادتوں اور برکتوں سے مالامال کرے۔آمین بجاہ النبی الامین الکریم علی التحیۃ و التسلیم۔

عبد الشکور عفی عنہ
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ
مبارک پور،اعظم گڑھ،یوپی۔

٧٨٦

عزیزی السعید مولانا ریحان سلمہ الرحمن

ادعیہ و خیرہ۔ بواعث ریکارڈ طالب خیر ہوں۔ آپکی خواہش کے
مطابق نور الہدی فی شرح المجتبی سے تعلق مختصرا لکھا گیا ہے لیکن
الحبل القوی؛ خانقاہ و جانشین خانقاہ کا ذکر مناسب جانکر
شامل کردیا گیا ہے اس لیئے یہ تاثر منفرد کے بجائے مرکب ہو گیا ہے
مگر ارتباط کے دائرہ میں ہے اس لیئے وحدت کی صورت ہے
اس میں کہیں بھی تحریر حالات و واقعات کے خلاف ہو۔ یا کسی جگہ
جملے غیر مربوط ہوں تو مناسب ترمیم کریں آپ مختار ہیں
عزیز مکرم نصرت مولانا مفتی اشرف رضا صاحب و اپنے والد صاحب کو
سلام کہیں۔ فقط۔ دعاگو

عبد الشکور عفی عنہ
۲۳؍ صفر ۱۴۳۲ھ

(۲)

۷۸۶

عزیزی السعید مولانا ریحان سلمہ الرحمن

ادعیہ وافیہ، بعافیت خیر ہوں، آپ کی خواہش کے مطابق «نور الھدی فی ترجمۃ المجتبیٰ» کے تعلق سے مختصر لکھا گیا ہے، لیکن « الحبل قوي»خانقاہ وجانشین خانقاہ کا ذکر مناسب جان کر شامل کردیا گیا ہے، اس لیے یہ تاثر مفرد کے بجائے مرکب ہوگیا ہے، مگر ارتباط کے دائرہ میں ہے، اس لیے وحدت کی صورت ہے اس میں کہیں بھی تحریر حالات وواقعات کے خلاف ہو یا کسی جگہ جملے غیر مربوط ہوں تو مناسب ترمیم کے لیے آپ مختار ہیں۔ عزیز مکرم حضرت مولانا مفتی اشرف رضا صاحب واپنے والد صاحب کو سلام کہیں۔

فقط

دعاگو

عبدالشکور عفی عنہ

۲۳؍ صفر ۱۴۲۴ھ

۷۸۶

عزیزی السعید مولانا ریحان رضا صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، روانہ کردہ خط ملا احوال معلوم ہوئے کہ
الحمد للہ آپ تجارت سے لگے ہوئے ہیں اور اس میں کامیاب ہیں۔ تجارت
معیوب نہیں ہے قانون شرع کے مطابق ہو تو سنت ہے محض نیت
اس کو ترقی دیجائے اور اموال اس غرض سے حاصل کیے جائیں کہ فراغ حاصل
ہوگا اور دین و اسلام کی خدمت کیجائیگی تو بلا شبہ جنس تحمل ہی داخل ہے
مگر آپ جیسے کیلئے میدان علم وعمل زیادہ مناسب ہے اور اگر یہ ہوسکے
دونوں کام انجام پائیں تو لائق تعریف ہے

میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کو ترقی دے تجارت میں برکت عطا کرے اور
ہر نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین۔ اشرفیہ کا ششماہی امتحان یکم ربیع النور
تا ۹ ربیع النور ہو جائیگا متعلمین بیس روز اسکی تیاری میں لگے ہوئے ہیں
امتحان ختم ہوتے ہی مکان جانے کا عزم ہے عشرہ کے بعد واپسی ہوگی۔
دور دراز سفر کیلئے شعبان کا مہینہ مناسب ہے اس کے علاوہ
آپکی رائے پر موقوف ہے

حضرت مولانا مفتی اشرف صاحب اور اپنے والد صاحب کو سلام کہیں دعا گو

عبدالشکور عفی عنہ
اشرفیہ مبارکپور
۱۵ صفر ۱۴۲۳ھ

(۳)

۷۸۶

عزیزی السعید مولانا ریحان رضا صاحب فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روانہ کردہ خط ملا احوال معلوم ہوئے کہ ابھی تک آپ تجارت سے لگے ہوئے ہیں اور اس میں کامیاب ہیں تجارت معیوب نہیں ہے۔ قانون شرع کے مطابق ہو تو سنّت ہے، بحسن نیت اس کو ترقی دی جائے اور اموال اس غرض سے حاصل کیے جائیں کہ فراغ حاصل ہوگا اور دین واسلام کی خدمت کی جائے گی تو بلاشبہہ حسن عمل میں داخل ہے، مگر آپ جیسے کے لیے میدان علم وعمل میں رہنا مناسب ہے اور اگر بہ سہولت دونوں کام انجام پائیں تو لائق تعریف ہے۔

میں دعاگو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کو ترقی دے تجارت میں برکت عطا کرے اور ہر نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔ اشرفیہ کا شش ماہی امتحان یکم ربیع النور تا ۹؍ ربیع النور ہونا طے ہے، متعلمین شب وروز اس کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں، امتحان ختم ہوتے ہی مکان جانے کا عزم ہے، ہفتہ عشرہ کے بعد واپسی ہوگی۔

دور دراز سفر کے لیے شعبان کا مہینہ مناسب ہے، اس کے علاوہ آپ کی رائے پر موقوف ہے۔

حضرت مولانا مفتی اشرف صاحب اپنے والد صاحب کو سلام کہیں۔

فقط دعاگو

عبد الشکور عفی عنہ

اشرفیہ، مبارک پور

۱۵؍ صفر ۱۴۲۳ھ

۷۸٦

عزیز گرامی زیدت معالیکم

دعوات وافرہ۔ ربیع الاول شریف میں روانہ کردہ خط بتاریخ ۵ ربیع الثانی کو موصول ہوا۔ احوال معلوم ہو کے مسرت ہوئی کہ مدرسہ کا رجوع دن بدن بڑھ رہا ہے دور افتادہ لوگ قریب ہو رہے ہیں اور مدرسہ منزل مقصود کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے آپ حضرات کے اخلاص و حسن نیت کا ثمرہ ہے۔ ماضی کا تجربہ ہے کہ دینی کاموں میں خلوص و صالح نیت کا اثر بہتر سے بہتر ظاہر ہوتا ہے آپ حسن و خوبی سے (ایک کام) کرتے رہے ہیں ثمرے ملیں گے ان شاء اللہ ہمارا یہ ادارہ علاقہ میں منارۂ ہدایت ثابت ہوگا اور قابل ذکر مقام حاصل کرے گا

میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ تمام مخلصین ادارہ کو مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے اور جزائے خیر دے

بھی حضرت مولانا فاروق صاحب و گھر کے تمام افراد کو حسب مراتب سلام و دعائیں کہیں فقط والسلام

عبدالشکور عفی عنہ [illegible]

21.5.05

(۴)

۷۸۶

عزیز گرامی زیدت معالیکم

دعوات وافرہ۔ ربیع الاوّل شریف میں روانہ کردہ خط بتاخیر ۵/ربیع الثانی کو موصول ہوا۔ احوال معلوم ہوئے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ مدرسہ کے اثر ورسوخ دن بدن بڑھ رہے ہیں، دور افتادہ لوگ قریب ہو رہے ہیں اور مدرسہ مقصود کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے، یہ آپ حضرات کے اخلاص وحسن نیت کا ثمرہ ہے، ماضی کا تجربہ ہے کہ دینی کاموں میں خلوص وصالح نیت کا اثر بہتر سے بہتر ثابت ہوتا ہے، آپ جس حوصلہ سے اب تک کام کرتے رہے ہیں کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ادارہ علاقہ میں منارۂ ہدایت ثابت ہوگا اور قابل ذکر مقام حاصل ہوگا۔

میں دعاگو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ تمام مخلصین ادارہ کو ہمیشہ کامیاب فرمائے اور جزائے خیر دے۔

حضرت مولانا فاروق صاحب و گھر کے تمام افراد کو حسب مراتب سلام ودعائیں بس۔

فقط سلام

عبدالشکور عفی عنہ

اشرفیہ، مبارک پور

۲۰۰۵/۵/۲۱

MAJLIS-E-SHARYEE — گیارہواں فقہی سیمینار — مجلس شرعی

AL-JAMIATUL ASHRAFIA — الجامعۃ الاشرفیہ

MUBARAKPUR AZAMGARH (U.P.) Pin- 276404
TEL : (05462, 250092, Fax : 251448)

مبارکپور ضلع اعظم گڑھ ۲۷۶۴۰۴ (یوپی) انڈیا

بروز منگل، بدھ، جمعرات

۱۸/۱۹/۲۰ صفر ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۹/۳۰/۳۱ مارچ ۲۰۰۵ء

Email : aljamiatulashrafia@rediffmail.com

Ref. .... Date. ....

۷۸۶

عزیزی السعید زید فضلہ وعلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کی شادی کی تاریخ ۱۵ اور ۱۶ اپریل مقرر ہے
ٹھیک اسی تاریخ میں ایک قریبی عزیز کے یہاں بھی شادی ہے جس میں شرکت
ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی شادی مبارک میں شریک نہیں ہو رہا ہوں
لیکن میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں
مولیٰ تعالیٰ قریب تقریب سعید کے تمام مراسم کو بحسن وخوبی انجام پذیر فرمائے، بمسرت و
شادمانی کی ٹھنڈی چھاؤں میں سب کو سرور بخش گھڑیاں عطا کرے۔
نکاح سنت رسول ہے اور اس کیلئے حکم رب جلیل بھی ہے، بلاشبہ اس کا
عمل طاعت ہے، ارحم الراحمین نکاح مسنون کے برکات وحسنات و ثمرات سے
آپ دونوں کو بہرہ ور فرمائے اور ہر قسم کے حادثے سے محفوظ رکھے آمین۔
مطلوبہ چیزیں اس صورت میں کہ ایک سوال اور ہے بدست عزیزم مولوی قطب الدین سلمہ
روانہ ہیں، سب حضرات سب کو سلام و دعائیں عرض ہیں، فقط

عبد الشکور عفی عنہ
۹ ربیع النور ۱۴۲۶ھ

(۵)

۷۸۶

عزیزی السعید زید فضلہ وعلمہ

السلام علیکم ورحمۃ ۔ آپ کی شادی کی تاریخ ۱۹/اپریل ۲۰۰۵ء مقرر ہے، ٹھیک اسی تاریخ میں ایک قریبی کے یہاں بھی شادی ہے، جس میں شرکت ضروری ہے بایں وجہ آپ کی شادی میں نہیں شریک ہورہاہوں، لیکن میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

مولاتعالیٰ تقریب سعید کے تمام مراسم کو بحسن وخوبی انجام پذیر فرمائے، مسرت وشادمانی کی ٹھنڈی چھاؤں میں سب کو سرور بخش گھڑیاں عطا کرے۔

نکاح سنّت رسول ہے اور اس کے لیے حکم رب جلیل بھی ہے بلاشبہہ اس پر عمل طاعت ہے اور نکاح مسنون کے برکات وحسنات وثمرات سے آپ دونوں کو بہرہ ور فرمائے اور ہر قسم کے آفات سے محفوظ رکھے آمین ۔ مطلوبہ چیزیں اور بصورت بدست عزیزم مولانا قطب الدین کلکتہ روانہ ہیں۔ حسب مراتب سب کو سلام ودعائیں عرض ہیں۔ فقط

عبدالشکور عفی عنہ

۹/ربیع النور ۱۴۲۷ھ

(۶)

حضور تاج الشریعہ

محدث جلیل کی بارگاہ میں بعد نماز عصر اکثر حاضر ہوتا رہتا ایک موقع پر پیرانِ عظام کا ذکر چھڑ گیا جس پر آپ نے فرمایا:

"ریحان! اللہ رب العزت نے حضرت ازہری میاں علیہ الرحمہ کو ایسا پیر بنایا ہے کہ عہد حاضر میں ان کا ہم پلہ کوئی پیر نہیں، حتی کہ وہ جس علاقہ اور خطہ میں چلے جائیں بغیر کوشش کے دوسرے پیر پر فوقیت لے جاتے ہیں۔ گویا اللہ نے ان کو منفرد پیر بنا کر پیدا کیا۔"

باب چہارم

مقالات

- مولانا نوشاد عالم قادری مصباحی
- مفتی شہباز احمد مصباحی
- مفتی محمد فقیہ القمر نعمانی
- مولانا محمد عالم گیر مصباحی
- مفتی صدام حسین مصباحی

حضور محدث جلیل کثیر الجہات شخصیت

مولانا نوشاد عالم قادری مصباحی

محدث جلیل حضرت عبدالشکور مصباحی، سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ طلباے جامعہ ہذا کے درمیان محبت سے "دادا" اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا اسرار احمد مصباحی علیہ الرحمہ کو "بابا" کے نام سے یاد کیے جاتے تھے "بابا" کا انتقال چند ایام قبل ہوگیا حضور محدث جلیل المعروف "دادا" ابھی باحیات ہیں نقاہت و کمزوری کی وجہ زیر علاج ہیں۔ آلہ آباد میں اپنے بچوں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ حضور محدث جلیل باعمل، با وقار، بارعب، باصول، باخلاق، نیک سیرت، نفیس طبیعت، پرکشش شخصیت کا نام ہے۔ ناچیز ناظرہ سے حفظ قرآن تک اور درس نظامی مکمل نحو میر سے بخاری شریف تک بے شمار اساتذہ کرام کے حلقہ درس میں شامل ہوا ان میں سب سے زیادہ کسی سے متاثر ہوا وہ میرے استاذ محترم حضور محدث جلیل المعروف دادا کی ذات ہے۔ آپ کثیر الجہات شخصیت ہیں۔

حضور محدث جلیل کی سادگی: صلاحیت و قابلیت کے جبل شامخ، علوم و فنون کے کوہ ہمالہ کو چمکدار کپڑے، بھڑک دار جبہ و دستار سے اپنے آپ کو منوانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ ذی استعداد شخص کا علم ہی بلندی کا مقام عطا کردیتا ہے۔ جامعہ اشرفیہ میں جب بھی دادا کو دیکھا خواہ درس گاہ، یا خارج درس گاہ سادہ لباس میں نظر آئے۔ آپ کی سادگی ہی آپ کے حسن وقار کو دوبالا کردیتی۔ دیکھنے والا دیکھتے ہی رہ جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شعر کا خلاصہ بہت مشہور ہے کے انسان خوبصورتی لباس سے نہیں بلکہ علم و ادب تہذیب و تمدن سے۔ کوئی بھی عظیم الشان پیکر اخلاص حضرات جو ریا و سمعہ سے بڑی ہیں، ان کی

سادگی درس دیتی ہے کہ یہ وہ عمل ہے، جو کاغذی کتابوں میں نہیں، بلکہ کردار کے آئینے میں دکھائی دیتی ہے۔ بلامبالغہ سادگی کے عکس جمیل حضور محدث جلیل ہیں۔ آپ نے اس طرز زندگی سے اپنے شاگردوں، علماے کرام، عوام اہل سنت کو یہی پیغام دیئے کہ ایک مرد مومن ہونے کے اعتبار سے ہم سب کو حضور ﷺ کی سادگی پر مرمٹنے کی حسرت اور جذبہ ہونا چاہیے۔ اس سے طرز حیات میں صالحیت پیدا ہوتی اور معاشرہ پر بھی نیک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

محدث جلیل اور انداز تدریس: یوں تو کافی عرصہ تک جامعہ اشرفیہ کے دارالحدیث میں بخاری شریف کا درس دیئے، ناچیز کو بھی حضرت سے پڑھنے کا موقع ملا، درس بخاری میں اس قدر سلیس اور صاف زبان، عمدہ الفاظ کا انتخاب فرماتے کہ طبیعت مچل جاتی تھی۔ ادق و باریک مسائل کو اتنے سہل انداز سے پیش کرتے کہ طلباے کرام وہیں پر اپنے سینے میں محفوظ کرلیتے۔ نیز کئی فن کی اہم کتابیں بھی پڑھاتے تھے منطق میں "ملاحسن" فن نحو میں "کافیہ" فن مناظرہ میں "مناظرہ رشیدیہ" وغیرہ وغیرہ ہر فن کی تدریس میں آپ کا انداز کافی نرالا ہوتا۔ آج اگر کوئی حضور محدث جلیل کے طرز تدریس کو اپنالے وہ ایک کامیاب استاذ بن جائے گا۔ آپ کو معلوم ہے عصر حاضر میں درسیات کا ماہر اور فن کار ہونے کے لیے طرح طرح کے کورس کی ضرورت پڑتی ہے ، تربیت یافتہ معلم اتنی آسانی سے تیار نہیں ہوتے، بلکے انہیں سالوں محنت کرنی پڑتی ہے۔ محدث جلیل کی درس گاہ کے فیض یافتگان و تربیت یافتگان پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی معلم ہیں بلند مقام رکھتے ہیں۔

محدث جلیل کی شفقت: تاریخ شاہد ہے ہر دور میں استاذ کو سب سے محترم مانا گیا ، بادشاہ ہوں یا سلطنتوں کے شہنشاہ، خلفا ہوں یا ولی اللہ سبھی اپنے استاد کے آگے ادب و احترام کے تمام تقاضے پورے کرتے نظر آئیں گے۔ ہم نے حضور

محدث جلیل کو بحیثیت استاذ اپنا دادا تسلیم کیا کیوں کہ آپ ہمارے استاذوں کے استاذ ہیں۔ شاگردوں کے درمیان خلوص و محبت، جذبۂ ایثار اور انتہائی ادب و احترام فرماتے، ہر کہ و مہہ سے خیر و عافیت طلب کرتے، سب آپ کی نظر میں یکساں ہوتا، کسی کو فوقیت حاصل نہیں تھی، علاقائی تعصب، حسد، بدمزاجی وغیرہ سے منزہ ہیں۔ ان کا مسکراتا چہرہ کبھی کبھی سوشل میڈیا کے ذریعہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کی شفقت و محبت اور تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے درس گاہ سے ہزاروں صاحب علم و فضل اور متحرک و فعال شخصیات خوشہ چیں ہوے۔ مقتدر علماے کرام، مفتیان وقت، قاضیان اسلام، بڑے بڑے جامعہ کے پرنسپل و شیخ الحدیث آپ کے شاگرد ہیں ۔ اللہ تعالی حضور محدث جلیل المعروف دادا مد ظلہ العالی صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید طہ و یسین ﷺ۔

قابل مبارک باد ہیں اسیر مجبی حضرت مولانا ریحان رضا انجم رحمانی مصباحی جو دادا کی حیات و خدمات پر معلوماتی دستاویز بنام *"حیات محدث جلیل"* بموقع عرس عزیزی 2022ء لارہے ہیں۔ پلک جھپکتے ہی حیران کن کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا اسیر مجبی جیسے ہی حوصلہ مند انسان کام ہوسکتا ہے۔ بڑی تیزی سے اسلاف کی یادوں کو محفوظ کرتے جارہے ہیں۔ اللہ تعالی ہی بہتر اجر دے گا۔ جب آپ نے مجھے بتایا کہ دادا کی حیات و خدمات کو جمع کررہا ہوں منظر عام پر لانا ہے۔ بڑی مسرت ہوئی کہ دادا ابھی باحیات ہیں لوگ پڑھ بھی لیں گے اور من کیا تو دیکھ بھی لیں گے۔ اللہ تعالی عزیز گرامی وقار حضرت اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی کے اقبال کو بلند فرمائے، دست و بازو کو مضبوط و مستحکم فرمائے: آمین ثم آمین

جنرل سیکریٹری: ایس ایس ایف نیشنل کمیٹی (انڈیا)

حال مقیم: کٹک (اڈیشا)

محدث جلیل نمونہ سلف

محمد شہباز احمد مصباحی پوکھریروی

ہر ایک کی زبان پر ہے بڑے مشفق استاذ ہیں، بڑے مخلص استاذ ہیں، محبت کرنے والے اور حوصلہ دینے والے مربی ہیں، نہایت دیانت داری سے پڑھاتے ہیں، ان کا مشفقانہ انداز تخاطب ہر ایک کو ان کے احترام پر امادہ کرتا ہے، ان کی حوصلہ افزا باتیں لزرتے قدم کو سہارا دیتی ہیں، ان کے دریائے علم سے ہزاروں سیراب ہو رہے ہیں، علوم عقلیہ پڑھانے بیٹھے تو وقت کا محب اللہ بہاری نظر آتا ہے اور علوم نقلیہ پڑھانے لگے تو جلال و نظام کی یاد آنے لگتی ہے، ان محاسن کا مجموعہ کون ہیں؟

یہ ہیں استاذالاساتذہ عالم نبیل محدث جلیل حضرت علامہ عبدالشکور مصباحی گیاوی صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور، دور حاضر میں آپ کی ذات امتیازی شان رکھتی ہے، بقیۃ السلف،

عمدۃ الخلف کا لقب یقیناً آپ ہی کے شایان شان ہے، کردار و عمل کی پاکیزگی، علمی و جلال کا ہر ایک معترف ہے، آپ نے اپنی زندگی میں جو علمی خدمات انجام دی ہیں وہ اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے، آپ نے پوری زندگی درس وتدریس کے لیے وقف کردی، ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں اپنے مشفق و مخلص استاذ حضور حافظ ملت کے حکم پر آنے والا یہ عظیم شخص جوانی سے لے کر بڑھاپے تک اس کام پر لگا رہا ہاں جس کے لیے استاد نے مقرر کیا تھا تھا، اس طویل عرصے میں ہزاروں تشنگان علوم اس بارگاہ سے سیراب ہوئے، تدریس و تفہیم کے معاملے میں آپ ایسے مقبول ہوئے جس کا جواب نہیں، علمی و جلال کے ساتھ آپ کے حسن اخلاق، حسن کردار، حلم،

استقلال، خرد نوازی، خوش مزاجی، خوش کلامی اور حوصلہ افزائی کے سارے متعلقین معترف ہیں۔

حسن اخلاق: آج کے پرفتن دور میں جب کہ عوام تو عوام خواص میں بھی اخلاقی زبوں حالی بڑھتی جارہی ہے، بچوں پر شفقت، بڑوں کا احترام اٹھتا جارہا ہے، ایسے وقت میں حضور محدث جلیل کے اخلاق کو دیکھ کر اخلاق نبوی کی یاد تازہ ہونے لگتی ہے۔

آپ کا اخلاق اتنا نرالا ہے کہ کوئی بھی ملنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، ہر ملنے والے سے اس قدر نرمی اور ملاطفت کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے، آپ کی قیام گاہ پر کوئی بھی ملاقات کی غرض سے پہنچ جائے تو نہایت دردمندی کے ساتھ خیریت پوچھتے ہیں اگر کچھ پریشانی بیان کرتا تو مناسب تسلی دیتے اور دعاؤں سے نوازتے ہیں پھر خادم کے ذریعہ کچھ نہ کچھ حاضر کر دیتے ہیں بغیر کھلائے پلائے تو واپس ہونے نہیں دیتے، طلبہ سے اس قدر محبت سے پیش آتے ہیں کہ ہر کوئی یہ گمان کرنے لگتا ہے کہ حضرت مجھ کو بہت مانتے ہیں۔

شان استقلال: استقلال کا عالم یہ ہے کہ جس کام کی ذمہ داری قبول کرلی ہے اس کو انجام دینے میں ہر ممکن کوشش کرنا اور اس راہ کی تمام کٹھنائیوں کو برداشت کرتے ہوئے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا آپ کی امتیازی شان ہے، تدریس کے معاملے میں آپ کس قدر پابندی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کو طلبا بخوبی جانتے ہیں، سردی ہو، گرمی ہو طبیعت مضمحل ہو کچھ فکر نہیں بس سبق نہیں ناغہ نہیں ہونا چاہیے، دوران درس کوئی آجائے اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر سبق جاری رکھتے،

ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت کے پاس بخاری شریف پڑھ رہے تھے مجھے دوران درس دو تین مولانا حضرات نہایت عمدہ لباس زیب تن کیے

ہوئے درس گاہ میں آگئے حضرت کو سلام کر کے دست ہوئے، حضرت نے جواب دیا خیریت پوچھی، پھر فرمایا کہ ادھر تشریف رکھیے، سبق ہوجائے اس کے بعد بات ہوگی اس وقت میرے ذہن و دماغ میں یہ خیال گردش کرنے لگا کہ بزرگوں کے بارے میں جو سنا کرتا تھا وہ آج دیکھ لیا،بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرات بیرون ملک رہنے والے حضرت کے کچھ شاگرد تھے جو ملاقات کی غرض سے آئے تھے۔

وقت کا خیال: حضرت کے نزدیک وقت کی بڑی اہمیت ہے ہمیشہ تضیع اوقات سے اجتناب کرتے یوں تو ہر کام کا وقت بندھا ہوا ہے، مثلاً رات میں کتابوں کا مطالعہ کرنا،صبح تلاوت قرآن دن میں درس گاہ کی حاضری وغیرہ لیکن اس کے باوجود کبھی گھنٹی خالی ہوتی تو کسی کتاب یا اخبار و رسائل کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتے خود تو وقت کو کام میں لاتے ہی ملنے والے طلبا و علما کو بھی تاکید فرماتے،تربیت کے زمانے میں اکثر میری ملاقات حضرت سے ہوتی رہتی،ایک مرتبہ جب ششماہی امتحان کی تیاری کے لیے اسباب بند ہوگئے تو حضرت نے بڑے مشفقانہ انداز میں پوچھا درس تو بند ہے آج کل کیا کر رہے ہو میں نے عرض کیا کچھ مطالعہ وغیرہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا لائبریری سے اسی زمانے میں خوب فائدہ اٹھاؤ موقع غنیمت جانو وقت برباد نہ کرو۔

نماز کا خاص: حضرت کو نماز کی پابندی کا خاص خیال رہتا ہے،نماز کے معاملہ میں آپ کسی طرح کی کوتاہی پسند نہیں کرتے،نماز نہ پڑھنے والے طلبا پر بہت برہم ہوتے ہیں،اکثر بچوں کو نماز کے بارے میں سمجھاتے اور نماز کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں۔

ایک دفعہ سنیوں کے نماز پڑھنے کے بارے میں گفتگو ہونے لگی لگی

کہ سنّی عوام نماز سے بہت غفلت برتتے ہیں اور خواص بھی سستی کرتے نظر آتے ہیں،

حضرت نے بڑے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا"ارے میاں یہ نماز نہ پڑھنے کی نحوست ہے کہ سنی دن بدن پستی کے غار عمیق جارہی ہے،یہ لوگ جلسہ و جلوس میں بہت آگے اور نماز میں پیچھے رہتے ہیں"۔

بزرگوں سے عقیدت: حضور شیخ الحدیث صاحب بزرگوں سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں اور ان کے ادب و احترام میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے، جب بھی کسی بزرگ کا تذکرہ چھڑ جاتا تو نہایت ادب و احترام کے ساتھ نام لیتے اور یہ تلقین کرتے کہ بزرگوں کی شان میں قطعًا گستاخی نہ کرنا ان کی توہین نامرادی و ناکامی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

الغرض آپ کی ذات کا مطالعہ کرنے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ آپ بزرگوں کی یادگار اور ان کے کردار کے محافظ و پاسبان ہیں۔اللہ تعالی آپ کا سایہ ہم سبھوں پر تادیر قائم رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

ناظم تعلیمات: جامعہ عبداللہ ابن مسعود کولکاتا

محدث جلیل اور حسن اَخلاق

مفتی محمد فقیہ القمر نعمانی

عصر حاضرمیں بحیثیت محدث جلیل، عالم ربانی، ذہانت و فطانت، فقاہت، ہدایت وارشاد، علم و بصیرت، معرفت و حکمت ، اَخلاق و آداب ، اُلفت و محبت، تعظیم و تکریم، زہدو تقویٰ، لطف و کرم، تواضع و انکساری، حلم و بردباری، صبر و شکر، خشیتِ الٰہی، احسان و اکرام، علم و ادب، ضبط و تحمل، حبِ رسول ﷺ ، سادگی اَور حسن اَخلاق کاعظیم پیکر جس ذات کا کہا گیا یقینا وہ عالم اسلام کے یگانہ روزگار شخصیت، بے مثال محقق، مصلح ومربی علامہ عبد الشکور مصباحی مدظلہ العالی والنورانی سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی ذات ہے۔ اللہ تعالی نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے آراستہ کیا جہاں آپ مذکورہ بالا صفات میں اعلی ہیں ۔ وہیں ایک خوبی ایسی ہے جو آپ کو معاصرین میں ممتاز کرتی ہے وہ خوبی ہے حسن اخلاق کی۔ حقیقت میں حسن اَخلاق کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس میں کئی نیک اعمال شامل ہیں چند اعمال یہ ہیں: معافی کو اختیار کرنا، بھلائی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا،جاہلوں سے اعراض کرنا، قطع تعلق کرنے والے سے صلہ رحمی کرنا،محروم کرنے والے کو عطا کرنا،ظلم کرنے والے کو معاف کردینا،خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا،کسی کو تکلیف نہ دینا،نرم مزاجی، بردباری، غصے کے وقت خود پر قابو پالینا، غصہ پی جانا، عفو ودرگزر سے کام لینا، لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا، مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا، لوگوں میں صلح کروانا، حقوق العباد کی ادائیگی کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، ظالم کو اس کے ظلم سے روکنا، دعائے مغفرت کرنا، کسی کی پریشانی دور کرنا، کمزوروں کی کفالت کرنا، لاوارث بچوں کی

تربیت کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کا احترام کرنا، علماء کا ادب کرنا، مسلمانوں کو کھانا کھلانا، مسلمانوں کو لباس پہنانا، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا ، مشقتوں کو برداشت کرنا، حرام سے بچنا، حلال حاصل کرنا، اہل وعیال پر خرچ میں کشادگی کرنا۔ وغیرہ وغیرہ (''حسن اخلاق'' اور ''احیاء العلوم'' جلد سوم)۔ آپ کی شہرت، مقبولیت اور احترام کی وجہ بھی یہی ہے ۔ جو آپ کی درس گاہ سے فیض یاب ہوا وہ آپ کے اخلاق کا مداح ہوگیا۔ بقول

گر نہ داری از محمد رنگ و بو

از زبان خود میسا لا نام او

یعنی اگر تمہاری سیرت و کردار ، اخلاق و اطوار اپنے نبی کریم ﷺ کے رنگ و بو سے بہرہ ور نہیں ، یا تم سے آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کی بو نہیں آتی تو تمہیں قطعًا یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنی ناپاک زبان سے آپ ﷺ کا نام پاک لینے کی جسارت کرو مسلمان کہلوانا تو بہت دور کی بات۔

آپ کی حیات و خدمات پر اسیر مجبی حضرت علامہ مولانا ریحان رضا انجم رحمانی مصباحی، بانی و مہتمم دارالعلوم قادریہ رحمانیہ، پوکھرٹولہ، بسفی مدھوبنی نے آپ سے لیے گئے انٹرویو کا مجموعہ بنام ''**حیات محدث جلیل**'' ترتیب دیا جو بہت ضخیم تو نہیں لیکن جامعیت اور حقائق پر مشتمل ہے۔ محدث جلیل کی دینی ،دعوتی، تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات کو محفوظ کرنے پر اسیر مجبی علامہ ریحان رضا قابل مبارک باد اور لائق ستائش ہیں۔ آنے والی نسلوں میں قرطاس و قلم سے شغف رکھنے والے افراد کو اس سے استفادہ حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔ طباعت سے قبل حرف بحرف پڑھا حضور محدث جلیل علما و طلبا کی ایک بڑی جماعت کے روحانی باپ ہیں ۔ آپ کی سادگی ، درس و تدریس کے معاملے میں دیانت داری، طلباے کرام پر اس قدر شفقت اور محبت کہ پڑھتے پڑھتے کئی جگہ بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ دل سے دعا نکلی مولی تعالی ملت کے اس

عظیم سرمایہ کو عمر خضر عطا فرما۔ اب مدارس اسلامیہ کی پاکیزہ درس گاہوں سے ایسے ہر دل استاذ کا فقدان ہوتا نظر آرہا ہے ۔ محدث جلیل پر مفتی بدر عالم مصباحی پرنسپل جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مفتی ارشاد ساحل شہسرامی، مولانا فاروق احمد مصباحی پوکھرٹولہ، مولانا انوار رضا منانی مصباحی پوکھریروی، مولانا نوشاد عالم مصباحی کٹک اڈیشا، مفتی شہباز عالم مصباحی پوکھریروی، مولانا عالم گیر مصباحی گریڈیہہ، مفتی صدام حسین رضوی مصباحی سیتامڑھی وغیرہم کے تاثرات کا ماحصل یہی ہے کہ۔

اس دور میں انسان کا چہرہ نہیں ملتا
کب سے میں نقابوں کی تہیں کھول رہا ہوں

پورے وثوق ساتھ عرض تحریر کر رہا ہوں کہ خواہ انسان علم و عمل اور فضل و کمال کے عوج ثریا پر فائز کیوں نہ ہو جائے جب تک اپنے اخلاق کو بہتر نہ کرلے وہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا مطلوب و مقبول انسان نہیں بن سکتا۔ یقیناً بلا مبالغہ محدث جلیل شمس الاساتذہ حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی مدظلہ العالی والنورانی وہ مطلوب و مقبول شخصیت ہیں۔ کئی بار ناچیز نے حضرت کی زیارت کی دست بوسی سے بھی مشرف ہوا۔

اللہ تعالی محدث جلیل کا سایہ شفقت تادیر ہم سب پر قائم رکھے ۔
آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

قاضی شاخ ادارہ شرعیہ بینی پٹی سب ڈویژن مدھوبنی
شیخ الحدیث: طیبہ گارڈن، دکھن دیناج پور، بنگال
14/دسمبر 2022ء

محدث جلیل ایک قابل فخر استاذ

محمد عالم گیر مصباحی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ سے قبل ہی أبو العلماء أستاذ الاساتذہ، حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی صاحب قبلہ سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی شخصیت کے بارے سنا اور دیکھا بھی، بعد داخلہ میں مشتاق ہوگیا کہ حضرت سے پڑھوں بالآخر جماعت خامسہ میں حضرت سے درس حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا، یقیناً حضرت کا اندازہ درس وتدریس نرالا ہے، طالب علم کی صلاحیت ادراک کے مطابق ہی سبق کو ذہن میں اتار دیتے ہیں طلبا کے سوال کو بڑا پسند فرماتے ہیں مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ملا حسن پڑھا رہے تھے دور اور تسلسل کے بیان میں بطور تمثیل فرمائے کہ "جیسے بچے کی پیدائش یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں" اس وقت ایک طالب علم سوال کیا کہ کبھی کبھی جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں حضرت مسکرائے اور ہنستے ہوئے کیا وہ بچے ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں یا یکے بعد دیگرے تمام طلبا اس جواب پر ہنسنے لگے لیکن حضرت نے منع کیا اور کہا بہت اچھا کم از کم اس طالب علم سوال تو کیا اور سوال کرنا بہت اچھی چیز ہے۔ حضرت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ احادیث کی کتابوں کو بارعب انداز میں پڑھاتے جو دوسرے کتابوں کو پڑھانے وقت نہ ہوتا۔

جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی تاریخ میں معروف و مقبول معمر تجربہ کار معلم و مدرس رہے ہیں جنھیں تمام طلبہ، اساتذہ اور عوام و خواص سبھی ان کی بزرگی شفقت و محبت کی وجہ سے "دادا" ہی جانتے ہیں۔

1974 سے 2015 تک دادا نے مسلسل اور تقریبًا جامعہ اشرفیہ مبارک

پور میں اعدادیہ سے فضیلت تک کے طلبہ کو شان سے پڑھایا ہے، آج دنیا بھر میں آپ کے ہزاروں شاگرد ہیں اور بے شمار نامی گرامی شاگرد ہیں۔

2015 میں آپ کی طبیعت اچانک خراب رہنے لگی تو زندگی میں پہلی بار لمبی چھٹی لے کر الہ آباد کریلی میں مقیم اپنے صاحب زادے ڈاکٹر رضوان احمد صاحب کے پاس علاج کے لئے رہنے لگے لیکن پھر طبیعت بحال نہ ہو سکی اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے انتہائی صحت مند بزرگ عالم دین کی صحت دن بدن گھٹنے لگی، ابھی چند روز قبل سوشل میڈیا کے ذریعے حضرت کی صحت وتندرستی کی خبر موصول ہوئی دیکھ دل باغ باغ ہو گیا۔

حضرت، جھارکنڈ کے ضلع پلاموں کے رہنے والے ہیں جو پہلے بہار میں واقع تھا لیکن آپ کے صاحب زادے اب الہ آباد ہی میں نقل وطن کر کے مقیم ہو گئے ہیں بغرض علاج آپ بھی الہ آباد میں ہی مقیم ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں صحت وتندرستی عطا فرمائے اور سایہ شفقت تادیر نصیب فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

صدر مدرس: دار العلوم قادریہ رحمانیہ، پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی (بہار)

18/ جمادی الاول 1444ھ مطابق 13/ دسمبر 2022ء بروز سہ شنبہ

محدث جلیل کا انداز تدریس

محمد صدام حسین رضوی مصباحی جامعی

سن 2015ء کی بات ہے کہ جب راقم الحروف کا ملک کی معروف و مشہور درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور اعظم گڑھ میں جماعت خامسہ میں داخلہ ہوا، حضور جد العلما حضرت علامہ عبد الشکور عزیزی مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کے زیر درس ہماری جماعت کی دو عظیم کتابیں شامل تھیں، وہ اپنے فن کی دونوں منتہی کتاب ہیں پہلی کتاب جس کا تعلق فن منطق سے ہے یعنی ”ملا حسن“ اور دوسری کتاب جس کا تعلق فن مناظرہ سے ہے یعنی ”مناظرہ رشیدیہ“۔

حضور محدث جلیل صاحب قبلہ سے شش ماہی اول میں ملا حسن پڑھنے کا شرف حاصل ہوا، آپ جب درس کے لیے تشریف لاتے تو پہلے عبارت خوانی کرواتے پھر آپ ترجمہ و تشریح فرماتے اور بہت ہی عمدہ و نفیس انداز میں سبق کے اسرار و رموز اور الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھاتے، جب آپ ملا حسن کا درس دیتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی ماہر منطقی و فلسفی بحث کر رہا ہے، آپ کے درس کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ آپ سبق پڑھانے کے بعد طلبا سے مخاطب ہوکر فرماتے کہ کسی کو کہیں کوئی تردد اور شک و شبہ ہو یا کوئی پیچیدگی تو پوچھ لو، حضرت کے اس مبارک جملہ کو سننے کے بعد طلبا اپنے شک و شبہات کو حضرت کے سامنے پیش کرتے اور آپ نہایت سنجیدگی کے ساتھ، آسان اسلوب میں جواب عنایت فرماتے، جس سے طلبا مکمل طور پر مطمئن ہو جایا کرتے، پھر آپ تشریف لے جاتے۔

جب آپ دو بارہ کلاس روم میں تشریف لاتے تو مناظرۂ رشیدیہ کا

درس دیتے، مناظرہ رشیدیہ کا درس اتنے اچھوتے انداز میں فرماتے کہ ایسا لگتا کہ کوئی مناظر اپنے مدمقابل سے مناظرہ کر رہا ہو،درمیان درس آپ اکابر مناظرین اہل سنت کے مناظرہ کا ذکر بھی فرماتے اور طلبہ کے ذہن کو اس جانب مبذول فرماتے کہ سبق کو بغور سنو اور پھر ایک اچھے مناظر بنو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور محدث جلیل دام ظلہ العالی و النورانی کا انداز تدریس بہت ہی انوکھا اور نرالا ہے،آپ کی درس گاہ کے فیض یافتگان سینکڑوں کی تعداد میں اپنے وقت کے عظیم مدرس، محدث، مفسر،فقیہ اورمنطقی و فلسفی بن کر چمک رہے ہیں اور اور درس گاہ کی زینت بنے ہوئے ہیں،آپ کی شخصیت انتہائی منکسر المزاج اور سادگی پسند ہے،طبیعت علیل ہونے اور جسم کے نحیف و ناتواں ہونے کی بنا پر آپ جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے 2016ء میں علاج و معالجہ کے لیے اپنے صاحب زادے عزت مآب جناب ڈاکٹر محمد رضوان احمد صاحب کے پاس کریلی الہ آباد تشریف لے گئے اور وہیں زیرعلاج ہوگئے،اب تک مسلسل زیرعلاج ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے عظیم مربی حضرت علامہ عبدالشکور عزیزی مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہم سبھوں پر تا دیر قائم فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

استاد دارالعلوم قادریہ رحمانیہ ،پوکھر ٹولہ، بسفی،مدھوبنی(بہار)
18/جمادی الاولی 1444ھ13/دسمبر 2022ء سہ شنبہ

مناقب

- سلمان رضا فریدی مصباحی
- طفیل احمد مصباحی
- فرحت صابری
- احمد رضا غزالی

توصیف محدث جلیل

استاذ العلماء ، نازشِ بزم تدریس ، پیکر علم و تقویٰ ، مرقعِ سادگی ، صحبت یافتۂ حضور حافظ ملت ، محدث جلیل ، استاذِی الکریم حضرت علامہ الحاج عبدالشکور مصباحی نوری مدظلہ العالی سابق شیخ الحدیث ازہرِ ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی) کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت

تابِ حکمت سے مجلّٰی ہے تری ہستی کا طُور
اے حضرتِ عبدالشکور
شمعِ بزمِ فن ہے تیرا جوہرِ فکر و شعور
اے حضرتِ عبدالشکور

شفقتیں ایسی کہ اشرفیہ کے سب ماہ و نجوم
کہہ رہے ہیں آپ کو تعظیم سے "دادا حضور"
اے حضرتِ عبدالشکور

سادگی اور علم و تقویٰ کا مُرَکّب تیری ذات
خوبیوں کی کہکشاں ہے گوہرِ سیرت کا نور
اے حضرت عبدالشکور

اے سراجِ سخن ، میراثِ حکمت کے امین
تیرا گلزارِ بصیرت ہے خزاں کی حد سے دُور

اے حضرتِ عبدالشکور

درس میں رنگِ ظرافت آپ سا دیکھا نہیں
ہر تبسم میں نئی طرزِ اشارت کا ظہور
اے حضرتِ عبدالشکور

فلسفہ، منطق، حدیث و فقہ و صرف و نحو پر
آپ کی فکر رسا نے پایا ہے کامل عبور
اے حضرتِ عبدالشکور

نسبتِ "نوری" ملی اور صحبتِ "عبدالعزیز"
تیرے پیکر میں ہوا جس سے کمالوں کا وُفور
اے حضرتِ عبدالشکور

مشکلیں آئیں ، مگر آئی نہ ماتھے پر شکن
ظرف اعلیٰ ہے ترا اور بے بدل رنگِ صَبور
اے حضرتِ عبدالشکور

زندہ باد اے ساقئ میخانہ فن ! زندہ باد
دور کرتا ہے غبارِ دل، ترا جامِ طہور
اے حضرتِ عبدالشکور

کر رہے ہیں تیری شادابی کی رب سے التجا

ہم ترے علمی شجر کے فیض یابندہ طُیُور
اے حضرتِ عبدالشکور

اشک بھر آتے ہیں کر کے یاد، تیری درس گاہ
ہجر کے غم سے جگر کا آئینہ ہوتا ہے چوُر
اے حضرتِ عبدالشکور

یہ دعا ہم سب کی ہے اے پیارے استاذِ کریم
آپ کا سایہ سلامت رکھّے مولائے غفور
اے حضرتِ عبدالشکور

ہے فرؔیدی کا قلم، بہرِ اِجابت منتظر
نذر ہیں اے شاہ! اک تلمیذِ ادنیٰ کی سُطُور
اے حضرتِ عبدالشکور

نتیجۂ فکر
محمد سلمان رضا فریدی مصباحی بارہ بنکوی
مقیم حال مدینۃ العرفان مسقط عمان
15/ دسمبر 2022ء

توشیحی منقبت

در شان جامعِ معقول و منقول، استاذ العلما، مظہرِ حافظِ ملت، محدثِ جلیل حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی دام ظلہ العالی، سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

(ع) عالمِ با عمل ، فاضلِ با کمال
حافظِ دین و ملت کا علمی جمال

(ب) بدرِ چرخِ علوم و حِکم آپ ہیں
نازشِ علم رب کی قسم آپ ہیں

(د) درس و تدریس کے آپ سلطان ہیں
زینتِ محفلِ " فقہِ نعمان " ہیں

(ش) شاہِ اقلیمِ علمِ حدیث و کلام
حافظ و ناصرِ دینِ خیر الانام

(ش) شاکرِ ربِّ اکبر ہیں عبد الشکور
اپنے پُرکھوں کا مظہر ہیں عبد الشکور

(ک) کام کرتے رہے عمر بھر دین کا

کم ہی ملتے ہیں استاذ اب آپ سا

(و) واقفِ سرِ علمِ شریعت ہیں آپ
راز دارِ علومِ طریقت ہیں آپ

(ر) رہبر و رہنما ، صوفیِ با صفا
حق طلب ، حق نگر ، حق بیاں ، حق نما

(از قلم: طفیل احمد مصباحی)

درس گاہ علم و فن کا ہے مہر ضوفشاں

حافظ ملت کے نائب معتمد عبدالشکور
ہے تیری ذات معظم مستند عبدالشکور

جو بھی خوشہ چیں رہے ہیں تیرے کشت علم کے
آج ہے دنیا میں ان کا اونچا قد عبدالشکور

درس گاہ علم و فن کا ہے مہر ضوفشاں
جس کو حاصل ہے تری علمی سند عبدالشکور

جب بھی لا ینحل مسائل کا ہوا ہے سامنا
آگئی تیری فراست کی رسد عبدالشکور

اشرفیہ کے در و دیوار پر یہ نقش ہے
کیسے بھولیں گے تجھے اہل خرد عبدالشکور

تیرے علمی کارناموں کی بدولت اہل حق
تذکرہ تیرا کریں گے تا ابد عبد الشکور

علم و حکمت تیرے سینے میں خدا نے بھر دیا

مہرباں ہے تجھ پہ اللہ الصمد عبدالشکور

رزمگاہ حق و باطل میں ہمیشہ شان سے
تیرے پروردہ رہے مثل اسد عبدالشکور

اپنے فرحت صابری پر بھی کرم فرمائیے
آپ کا ہے یہ بھی روحانی ولد عبدالشکور

از:فرحت صابری سیتامڑھی

حافظ ملت کا پر تو آپ کے اطوار ہیں

بقیۃ السلف نمونۂ خلف محدث جلیل حضرت علامہ الحاج عبدالشکور مصباحی سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی شان میں

کاشفِ اسرارِ حق ہیں، علم کے ابحار ہیں
جہل کی تاریک شب میں نیرِ ضوبار ہیں

درس وتدریسِ علومِ دیں میں گزری زندگی
حافظ ملت کا پر تو آپ کے اطوار ہیں

خالقِ عالم نے بخشاایسا شان ومرتبہ
اہل علم و فضل بھی تیرے کفش بردار ہیں

منبعِ اخلاص ہیں اور صاحبِ عرفانِ حق
زہد و تقوی سے عبارت زیست کے ادوار ہیں

خوشبوئے اقوالِ سرکارِ دوعالم سے ترے
مہکے مہکے سے حریمِ فکر کے گلزار ہیں

کتنے ذرے آپ سے رشکِ مہ وانجم بنے
کتنے علم و فن کے جوہر آپ کے شہکار ہیں

اسوۂ ہستی سے ظاہر کیوں نہ ہو حسن وجمال
دل میں عشقِ مصطفی کے جاگزیں انوار ہیں

حبِ دنیا، جاہ وحشمت کی طلب سے بے نیاز
سادگی کے نور سے روشن ترے کردار ہیں

آپ کے میخانۂ علم و ادب سے پی کے جام
کارِ دینِ مصطفیٰ میں مست سب میخوار ہیں

عمرِ خضری آپ کو بخشے خدائے ذوالجلال
حق تعالیٰ سے دعا گو آپ کے اخیار ہیں

خامۂ افکار عاجز ہے غزالی دیکھ کر
آپ کی عظمت کے گوشے کس قدر بسیار ہیں

ازقلم: محمد احمد رضا غزالی، بسفی، مدھوبنی (بہار)

HAYAAT-E-MUHADDIS-E-JALEEL

BY: REHAN ANJUM MISBAHI

۱۔ تعلیم التفسیر محبی	۲۔ اثبات تقلید شرعی
۳۔ سرکار محبی کا گوشۂ حیات	۴۔ عظمت امام اعظم
۵۔ محبوب الاولیا کا نقش حیات	۶۔ غیر محرم کا شرعی حکم
۷۔ محرم میں کیا جائز اور کیا ناجائز	۸۔ نیپال کی تین مقدس شخصیتیں
۹۔ بانی رضا اکیڈمی اور جہان علم ودانش	۱۰۔ قادیانیت پر اک نظر
۱۱۔ جلوۂ مجاہد ملت وحبیب ملت	۱۲۔ رضائے محبی (گوشۂ شیر بہار)
۱۳۔ رسالہ نور الہدی	۱۴۔ بارہ ماسہ محبی

محبی اکیڈمی پوکھرٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار

Muhibba Academy

At. Pokhartola (Bisfi) Post. Bherwa

Via. Kamtaul, Dist.Madhubani

Pin.847304, Bihar India

muhibbaacademy@gmail.com

Cont No. 9430866584

طباعت:

احمد پبلیکیشنز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

قادری منزل، فقیر باڑہ مسجد سے متصل، بارہ پتھر، دریاپور، پٹنہ

Mob. 8521889323 / 9973362000